لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیا نامہ

URDU DAILY **LOHIA NAMA** LUCKNOW

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 22 Friday 02 May, 2025 Price: 1 - Pages:4 | Morning Edition | جلد نمبر (۱۳) شمارہ نمبر (۲۲) ۲ مئی ۲۰۲۵ء بروز جمعہ قیمت: ایک روپیہ (صفحات: ۴)

وقف ترمیمی قانون کیخلاف ملک گیر 'بتی گل' احتجاج، 15 منٹ لائٹیں بند کرکے مخالفت کا اظہار

نئی دھلی (ایجنسی): ملک بھر میں وقف ترمیمی قانون 2025 کے خلاف آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ (اے آئی ایم پی ایل بی) کی اپیل پر گزشتہ دب (30 اپریل) کو رات 9 بجے سے 15:9 بجے تک 15 منٹ کا علامتی احتجاج کیا گیا، جس کے تحت لوگوں نے اپنے گھروں، دکانوں اور دفاتر کی لائٹیں بند رکھیں۔ اس پرامن احتجاج کو 'بتی گل تحریک' کا نام دیا گیا، جس کا مقصد حکومت کو یہ پیغام دینا تھا کہ مجوزہ قانون عوامی مفاد اور آئینی اقدار کے خلاف ہے۔ احتجاج میں دہلی، لکھنؤ، حیدرآباد، کولکاتا، پٹنہ، احمد آباد، ممبئی، بھوپال، بنگلورو اور دیگر کئی شہروں کے لوگوں نے شرکت کی۔ کئی مساجد، مدارس اور سماجی تنظیموں نے بھی اس علامتی احتجاج کی حمایت کی۔ حیدرآباد میں آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے صدر اور رکن پارلیمنٹ اسدالدین اویسی نے بھی اس احتجاج میں حصہ لیتے ہوئے اپنے گھر کی لائٹیں بند کیں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس احتجاج میں شامل ہو کر وزیر اعظم نریندر مودی کو یہ پیغام دیں کہ یہ قانون بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

لکھنؤ میں امام عیدگاہ مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے بھی عوام سے اپیل کی کہ وہ 15 منٹ کے لیے لائٹیں بند کر کے وقف ترمیمی قانون کے خلاف احتجاج کریں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک یہ بل واپس نہیں لیا جاتا، مختلف شہروں میں مختلف طریقوں سے احتجاج جاری رہے گا۔ احتجاج کے بعد آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے اسے عوامی سطح پر کامیاب قرار دیا اور کہا کہ یہ احتجاج صرف آغاز ہے۔ بورڈ کی جانب سے آئندہ کے لیے ایک احتجاجی شیڈول بھی جاری کیا گیا ہے، جس کے مطابق یکم جون کو حیدرآباد میں ایک بڑا دھرنا مظاہرہ منعقد کیا جائے گا، جبکہ مئی کے وسط میں انسانی زنجیر، گول میز کانفرنس اور خواتین کے اجتماعات بھی منعقد کیے جائیں گے۔

اس احتجاج کی خاص بات یہ رہی کہ کسی قسم کی بدنظمی یا قانون شکنی کی اطلاع نہیں ملی۔ یہ احتجاج مکمل طور پر پرامن، علامتی اور منظم انداز میں کیا گیا، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ عوامی بیداری میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یاد رہے کہ حالیہ دنوں میں پارلیمنٹ سے منظور ہونے والے وقف ترمیمی قانون کو لے کر ملک بھر میں تشویش پائی جا رہی ہے۔ مخالفین کا کہنا ہے کہ یہ قانون وقف جائیدادوں پر حکومتی مداخلت کو قانونی جواز دیتا ہے، جو آئین کے تحت دیے گئے مذہبی اور بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

متعدد ماہرین قانون نے بھی کہا ہے کہ مجوزہ ترمیمات آئین کی روح کے منافی ہیں اور اس سے اقلیتی اداروں کی خودمختاری متاثر ہوسکتی ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے عندیہ دیا ہے کہ اگر مرکزی حکومت اس قانون پر نظر ثانی نہ کرے تو وہ عدالتی چارہ جوئی سے بھی گریز نہیں کرے گا۔ احتجاجی لائٹ بند تحریک نے یہ واضح کیا ہے کہ وقف قانون کے معاملے پر ایک بڑا طبقہ فکرمند ہے اور وہ آئندہ بھی آئینی دائرے میں رہتے ہوئے اپنی آواز بلند کرتا رہے گا۔

بتی گل کا پروگرام غیر معمولی کامیابی سے ہمکنار، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ برادران وطن کا شکریہ ادا کیا

نئی دھلی، (پریس ریلیز): الحمدللہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی تحریک پر ''بتی گل'' کا پروگرام (30 اپریل 2025) غیر معمولی طور پر کامیاب رہا۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ترجمان و تحفظ اوقاف مہم کے کنویز ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے کہا ''پورے ملک سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں وہ بڑی ہی حوصلہ افزاء ہیں۔ نہ صرف مسلم محلوں میں گھروں، دکانوں، کارخانوں، بازار اور کاروباری مراکز میں 15 منٹ تک مکمل بلیک آوٹ رہا بلکہ برادران وطن نے بھی اس میں شرکت کر کے مسلمانوں کے ساتھ اتحاد و یکجہتی کا غیر معمولی مظاہرہ کیا۔ یہاں تک کہ مساجد میں بھی عین عشاء کی نماز کے وقت لائٹ آف رہی۔ کیا شیعہ کیا سنی، کیا دیوبندی کیا بریلوی، بتی گل کے پروگرام میں سب کی مکمل شمولیت رہی۔ بعض وہ لوگ بھی جو اس علامتی پروگرام کے معترض تھےلیکن ملت کے اتحاد و یکجہتی کی خاطر اس مظاہرہ میں شامل ہو کر ''پیوستہ رہ شجر سے، امید بہار رکھ'' کا منظر پیش کیا۔

بلیک آوٹ کیا اس مظاہرہ نے مرکزی حکومت کو بھی ایک واضح پیغام دیا ہے۔ جن حاشیہ برداروں اور کرایے کے ٹٹوؤں کے ساتھ وہ اچھل کود کر رہی تھی، ان کی حقیقت اور حیثیت بھی اس پر عیاں ہوگئی۔ اب بھی وقت ہے کہ حکومت اپنی فاش غلطی کا اعتراف کرلے اور ان سیاہ، تفریق پر مبنی اور دستور کے بنیادی حقوق و اسپرٹ سے متصادم ترمیمات کو واپس لے کر ذمہ دار حکومت ہونے کا ثبوت دے۔ انہوں نے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے پوری امت مسلمہ ہندیہ، ملک کے اقلیتی طبقات، سول سوسائٹی موومنٹس، دلت، آدی باسی اور او بی سی طبقات کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا کہ ان تمام حضرات و خواتین اور نوجوان دوستوں نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے غیر معمولی محنت و جوش وخروش کا مظاہرہ کیا، جس کے خوشگوار اثرات ونتائج سامنے آئے۔ انہوں نے کہا'' مجھے یقین ہے کہ آئندہ بھی آپ بورڈ کی آواز پر لبیک کہتے رہیں گے اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ وقف قانون میں کی گئیں یہ غیر قانونی اور دستور مخالف ترمیمات واپس نہیں لے لی جاتیں''۔ ڈاکٹر الیاس نے مسلمانوں سے کہا آپ کے جن غیر مسلم دوستوں اور احباب نے اس پروگرام میں حصہ لیا ان کا شکریہ ضرور ادا کریں۔

اجمیر کے ایک ہوٹل میں آتشزدگی، چار ہلاک

اجمیر، (یو این آئی) راجستھان کے اجمیر میں جمعرات کی صبح ایک ہوٹل میں آگ لگنے سے ایک بچے اور ایک خاتون سمیت چار لوگوں کی موت ہوگئی جبکہ چار دیگر زخمی ہو گئے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق ڈگی بازار میں واقع ہوٹل ناز میں صبح کے وقت اچانک آگ بھڑک اٹھی اور اس نے خوفناک شکل اختیار کر لی۔ جس کی وجہ سے ایک بچہ، ایک خاتون اور دو دیگر افراد کی موت ہوگئی جبکہ ایک خاتون سمیت چار افراد جھلس کر زخمی ہو گئے جنہیں جواہر لعل نہرو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ واقعہ کے سامنے آنے کے بعد اسمبلی اسپیکر واسودیو دیونانی نے ضلع کلکٹر لوک بندھو، پولیس انتظامیہ اور جے ایل این میڈیکل کالج سپرنٹنڈنٹ سے فون پر بات کرکے واقعہ کی جانکاری حاصل کی اور زخمیوں کے مناسب علاج کی ہدایات دیں۔ مسٹر دیونانی نے اس حادثے میں مرنے والوں کی لاشیں ان کے اہل خانہ تک پہنچانے اور قواعد کے مطابق ہر ممکن مدد فراہم کرنے کی ہدایت دی۔ مسٹر دیونانی نے بھی اس واقعہ کی تحقیقات کی ہدایات دیں۔ مسٹر دیونانی ممبئی کے دورے پر ہیں اور اجمیر ضلع انتظامیہ کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں۔

پہلگام حملہ: تحقیقات کی درخواست سپریم کورٹ سے خارج

عدالت نے درخواست گزار کو سخت الفاظ میں تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ایسی درخواستیں دائر کرنا مناسب نہیں ہے

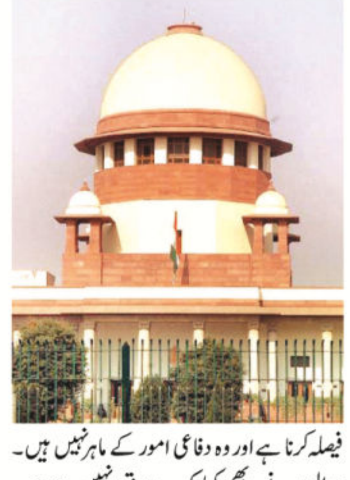

نئی دھلی (ایجنسی)
سپریم کورٹ نے پہلگام دہشت گرد حملے کے حوالے سے دائر کی گئی درخواست پر سماعت کرنے سے انکار کر دیا۔ عدالت نے درخواست گزار کو سخت تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت اس قسم کی درخواستیں دائر کرنا مناسب نہیں ہے۔ درخواست میں پہلگام حملے کی تحقیقات کے لیے ریٹائرڈ جج کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنانے کی درخواست کی گئی تھی۔ سپریم کورٹ کی بنچ میں جسٹس سوری کانت اور جسٹس این کوٹ یور سنگھ شامل تھے، جنہوں نے کہا کہ اس وقت ملک میں ایک مشکل وقت چل رہا ہے اور اس قسم کی درخواستوں سے سکیورٹی فورسز کا حوصلہ متاثر ہوسکتا ہے۔

سماعت کے دوران عدالت نے درخواست گزار کو کہا کہ اس وقت دفاعی امور میں ماہر نہیں ہو سکتے، لہٰذا عدالتیں اس قسم کی تحقیقات کے لیے مناسب فورم نہیں ہیں۔ اس کے ساتھ ہی عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ ان کا کام صرف مقدمات کا فیصلہ کرنا ہے اور وہ دفاعی امور کے ماہر نہیں ہیں۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ یہ وہ وقت نہیں ہے جب ایسی درخواستیں دائر کی جائیں۔ درخواست گزار نے عدالت سے درخواست کی تھی کہ پہلگام حملے کی تحقیقات کے لیے ایک عدالتی کمیشن تشکیل دیا جائے، جس کی سربراہی ریٹائرڈ ججز کریں۔ اس کے علاوہ، درخواست میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ وزارت داخلہ، نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے)، اور سی آر پی ایف کو ہدایت دی جائے کہ وہ جموں و کشمیر کے سیاحتی علاقوں میں شہریوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے ایک ایکشن پلان تیار کریں۔

عدالت نے درخواست گزار کی درخواست پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ایسی درخواستیں اس وقت دائر کرنا مناسب نہیں ہیں، جب ملک اور اس کی فوجی فورسز مشکل حالات کا سامنا کر رہی ہیں۔ ججوں نے یہ بھی کہا کہ ملک کے شہریوں کے لیے یہ ایک انتہائی نازک وقت ہے اور اس وقت اس قسم کی درخواستوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔ جب درخواست گزار نے اپنی درخواست واپس لینے کی خواہش ظاہر کی، تو سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت سے درخواست کی کہ اس کو ہائی کورٹ جانے سے بھی روکا جائے۔ عدالت نے درخواست گزار کو ہدایت کی کہ وہ اس طرح کی درخواستیں دائر کرنے سے گریز کریں کیونکہ یہ حالات کے مطابق نہیں ہیں۔

'پہلگام میں ہلاک افراد کو شہید کا درجہ ملنا چاہیے'، راہل گاندھی نے متاثرہ کنبوں کے جذبات کو احترام دینے کی اپیل کی

نئی دھلی (ایجنسی): لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے جمعرات کو وزیر اعظم نریندر مودی سے پہلگام دہشت گردانہ حملہ میں ہلاک افراد کو شہید کا درجہ دینے کی گزارش کی۔ کانگریس رکن پارلمنٹ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' کی گئی ایک پوسٹ میں لکھا ہے کہ وہ پہلگام حملہ میں ہلاک لوگوں کے اہل خانہ کے ساتھ کھڑے ہیں، اور ان کے اس مطالبہ کی حمایت کرتے ہیں کہ متاثرین کو شہید کا درجہ دیا جائے۔ راہل گاندھی نے پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''میں پہلگام دہشت گردانہ حملہ میں ہلاک افراد کے کنبوں کے غم میں اور انہیں شہید کا درجہ دیے جانے کے مطالبہ میں ان کے ساتھ کھڑا ہوں۔ وزیر اعظم سے گزارش ہے کہ وہ اس مشکل وقت میں جان گنوانے والوں کو یہ اعزاز دے کر ان کے گھر والوں کے جذبات کا احترام کریں۔'' قابل ذکر ہے کہ رائے بریلی سے کانگریس رکن پارلیمنٹ نے 30 اپریل کو کانپور میں اس کنبہ سے ملاقات کی جس کا بیٹا پہلگام حملہ میں ہلاک ہوگیا تھا۔ راہل گاندھی کی شوبھم کی فیملی سے جب ملاقات ہوئی تو وہ ان کے غم میں پوری طرح شریک نظر آئے۔ اس کے بعد بدھ کی شام راہل گاندھی نے ایک پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ ''میں کانپور میں ایک کنبہ سے ملا۔ انھوں نے مجھ سے پی ایم مودی کو ایک پیغام بھیجنے کو کہا۔ میں ان سبھی کنبوں کی طرف سے وزیر اعظم سے کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بچے شہید ہوئے ہیں، ہم چاہتے ہیں آپ انہیں شہید کا درجہ دیں اور احترام دیں۔'' دراصل راہل گاندھی نے کانپور میں شوبھم دویدی کے گھر والوں سے ملاقات کی تھی۔ اس دوران انھوں نے کہا تھا کہ اپوزیشن پہلگام حملہ کے متاثرین کو انصاف دلانے کے لیے پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس طلب کرنے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ معاملہ جنوبی کشمیر کے اننت ناگ ضلع کے مشہور سیاحتی شہر پہلگام کے قریب بیسرن سے جڑا ہے، جہاں 22 اپریل کو دہشت گردوں کے ذریعہ کی گئی گولی باری میں 26 افراد مارے گئے تھے جن میں سے بیشتر سیاح تھے۔

شربت جہاد معاملہ: 'رام دیو کیخلاف توہین عدالت کا نوٹس جاری کرنے کی وارننگ

نئی دھلی (ایجنسی):
دہلی ہائی کورٹ نے بابا رام دیو پر تلخ تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی ہی دنیا میں رہتے ہیں اور ان پر کسی کا کنٹرول نہیں ہے۔ عدالت کا یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب یہ جانکاری دی گئی کہ بابا رام دیو نے روح افزا کے خلاف ایک اور متنازعہ ویڈیو شیئر کی ہے۔ عدالت نے پہلی نظر میں پایا کہ وہ سابقہ حکم کی نافرمانی کر کے عدالت کے حکم کی توہین کر رہے ہیں۔ دہلی ہائی کورٹ نے پتنجلی اور رام دیو کو وارننگ بھی دی کہ وہ ان کے خلاف توہین عدالت کا نوٹس جاری کرے گا۔ رام دیو کی جانب سے پیش ہوئے سینئر وکیل راجیو نائر نے کہا کہ حلف نامے میں تیسرا پیرا کافی اہم ہے جہاں وہ کہتے ہیں کہ ''میں مذاہب کے درمیان تفریق نہیں کرتا۔'' واضح ہو کہ حال ہی میں عدالت نے روح افزا کے خلاف تبصرے پر رام دیو کی سخت سرزنش کی تھی اور کہا تھا کہ اس سے ان کی ضمیر کو ٹھیس پہنچی ہے اور اس کا دفاع نہیں کیا جا سکتا۔ بعد میں رام دیو نے کہا کہ وہ اور پتنجلی تمام اشتہارات ہٹا دیں گے۔ لیکن جمعرات (1 مئی) کو جب جسٹس امت بنسل کو یہ خبر ملی کہ عدالت کی گزشتہ حکم کے باوجود بھی بابا رام دیو نے پھر سے متنازعہ بیان دیتے ہوئے ایک ویڈیو شیئر کیا ہے۔ اس پر عدالت نے کہا کہ گزشتہ ہدایات کے پیش نظر ان کا حلف نامہ اور یہ ویڈیو پہلی نظر میں حکم عدولی کے دائرے میں آتا ہے۔ میں اب توہین عدالت کا نوٹس جاری کروں گا، ہم انہیں یہاں بلا رہے ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ بابا رام دیو نے اپریل میں پتنجلی کے گلاب شربت کو لانچ کرنے کے وقت متنازعہ تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''ایک کمپنی ہے جو آپ کو شربت دیتی ہے، لیکن اس سے جو پیسہ ملتا ہے اس کا استعمال مدارس و مساجد کی تعمیر میں کیا جاتا ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا تھا کہ ''اگر آپ وہ شربت پئیں گے تو مدارس و مساجد کی تعمیر ہوگی اور اگر آپ پتنجلی کے گلاب شربت پئیں گے تو گروکل بنیں گے، آچاریہ کلم کی ترقی ہوگی، پتنجلی یونیورسٹی کی توسیع ہوگی اور ہندوستانی تعلیمی بورڈ کی ترقی ہوگی۔''

'مسلمانوں کو نشانہ بنانے والوں اور دہشت گردوں کی ذہنیت یکساں': افضال انصاری

لکھنؤ (ایجنسی) غازی پور سے سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ افضال انصاری نے پہلگام حملہ سے متعلق اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ''پہلگام میں دہشت گردانہ حملے کے بعد ملک کے کئی مقامات پر مسلمانوں اور خاص طور سے کشمیری طلبہ کو مذہبی تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ حکومت کی شہ پر نفرت پھیلا رہے لوگوں اور دہشت گردوں کی ذہنیت ایک ہی ہے۔'' یہ بیان انہوں نے 30 اپریل کی رات بلیا سے سماجوادی پارٹی رکن پارلیمنٹ سناتن پانڈے کی رہائش گاہ پر ایک تقریب کے موقع پر ایک خبر رساں ایجنسی سے بات کرتے ہوئے دیا۔ افضال انصاری نے کہا کہ ''پہلگام دہشت گردانہ حملہ مودی حکومت کی ناکامی ہے۔ وہ جگہ جہاں پر یہ حادثہ پیش آیا ہے، پاکستان کی سرحد سے 150 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ دہشت گردوں کو اتنی ہمت کہاں سے آ گئی کہ وہ اتنا طویل فاصلہ طے کر کے پہلگام پہنچ گئے؟ انہیں جواب دینے کا یہی صحیح وقت ہے۔ اگر ملی بھگت نہیں ہے تو ہندوستان کو فوراً حملہ کر دینا چاہیے۔ مقبوضہ کشمیر کو ہندوستان کا حصہ بنانا چاہیے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد پنجاب کے پٹیالہ میں کشمیری طلبہ پر کچھ دایاں محاذ کے کارکنان نے حملہ کیا تھا۔ ہریانہ میں بھی مسلمانوں کی دکانوں میں توڑ پھوڑ کیے جانے کے واقعات سامنے آئے ہیں۔ ملک میں دیگر مقامات پر بھی اس طرح کی واردات ہوئی ہیں۔'' سماجوادی پارٹی رکن پارلیمنٹ کے مطابق پاکستان سے آ کر بے قصور لوگوں کا قتل کرنے والے دہشت گردوں اور مذہب و ذات کے نام پر نفرت پھیلانے کی کوشش کر رہے لوگوں کی ذہنیت ایک ہی ہے۔ ملک کی عوام انہیں پہچان چکی ہے۔ افضال انصاری نے دعویٰ کیا کہ ایک طرف غیر ملکی حملہ آور ہیں تو دوسری جانب حکومت کے ذریعہ اسپانسرڈ اور ٹرینڈ نفرتی اور شرارتی عناصر ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے الزام عائد کیا کہ حکومت ایسے عناصر کو تحفظ فراہم کر رہی ہے، جس کی وجہ سے یہ ملک کے مختلف حصوں میں مذہب اور ذات کے نام پر غنڈہ گردی کر رہے ہیں۔ کہیں کشمیری طلبہ اور مسلمانوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے تو کہیں دلت رکن پارلیمنٹ رام جی لال سمن کو دھمکی دی جا رہی ہے۔ مقبوضہ کشمیر کے متعلق سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ''پورا ملک ایک آواز میں کہہ رہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کو ہندوستان میں شامل کر لینے کا یہ ایک بہترین موقع ہے۔ ان کے گناہوں کی سزا بھی ان کو دی جائے اور جو ہندوستان کا ہی ہے اسے ہندوستان میں ملا لیا جائے۔

ہندوستان میں مقیم پاکستانیوں کو حکومت ہند نے دی راحت، ملک چھوڑنے کی مدت کار اگلے حکم تک بڑھائی گئی

نئی دھلی (ایجنسی) ہندوستان میں مقیم پاکستانی شہریوں کو آج حکومت ہند نے راحت بھری خبر سنائی ہے۔ مرکزی حکومت نے ایسے لوگوں کو آئندہ حکم تک واگھہ-اٹاری بارڈر کے راستے لوٹنے کی اجازت دے دی ہے۔ وزارت داخلہ کے اس تازہ حکم کے ذریعہ گزشتہ ہدایت میں ترمیم کی گئی ہے۔ اُس میں 30 اپریل تک کی مدت کار طے کی گئی تھی۔ نئے حکم میں کہا گیا ہے کہ ''حکم کا تجزیہ کیا گیا اور جزوی ترمیم کے ساتھ اب یہ حکم دیا جاتا ہے کہ پاکستانی شہریوں کو مناسب منظوری کے ساتھ آئندہ حکم تک اٹاری واقع انٹگریٹیڈ جانچ چوکی سے ہندوستان سے پاکستان جانے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔'' قابل ذکر ہے کہ مرکزی حکومت کے گزشتہ حکم کے بعد سے 6 دنوں کے اندر 55 سفارت کاروں اور ان کے معاون اہلکاروں سمیت 786 پاکستانی شہری اٹاری-واگھہ بارڈر پار کر کے ہندوستان چھوڑ چکے ہیں۔ پاکستان سے 1465 ہندوستانی ملک واپس آئے ہیں۔ ملک چھوڑنے سے متعلق ہدایت ہدایت پہلگام دہشت گردانہ حملہ کے بعد آیا تھا، جس میں 25 سیاحوں اور ایک کشمیری مقامی شخص کو دہشت گردوں نے گولی مار دی تھی۔ بہرحال، حکومت نے قلیل مدتی اور سارک ویزا رکھنے والوں کو 27 اپریل تک ہندوستان چھوڑنے کی ہدایت دی تھی۔ اسی طرح میڈیکل ویزا رکھنے والوں کے لیے ملک چھوڑنے کی مدت کار 29 اپریل تھی۔ گزشتہ ہفتہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے سبھی ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ کو فون کر کے یہ یقینی بنانے کے لیے کہا تھا کہ کوئی بھی پاکستانی مقررہ مدت کار سے آگے ہندوستان میں نہ رہ جائے۔ اس ہدایت کے بعد مختلف ریاستوں سے بڑی تعداد میں پاکستانی شہری ملک واپس لوٹے، پھر بھی تکنیکی مسائل کے سبب کئی پاکستانی ہندوستان میں ہی پھنسے رہ گئے ہیں۔ ایسے لوگوں کو حکومت ہند کے تازہ حکم سے راحت ملی ہے، اور اب وہ مناسب طریقے سے وطن واپس لوٹ پائیں گے۔

منی پور: زمینی تنازعہ معاملے میں دو گاؤں کے لوگوں میں جھڑپ، 12 سلامتی اہلکاروں سمیت 25 زخمی، حکم امتناعی نافذ

امپھال (ایجنسی) منی پور کے تامینگلونگ ضلع میں زمینی تنازعہ کو لے کر دو ناگا گاو?ں کے درمیان ہوئی شدید جھڑپ کے بعد یہاں حکم امتناعی نافذ ہوگیا ہے۔ اس واقعہ میں 12 سلامتی اہلکاروں سمیت کم سے کم 25 افراد کے زخمی ہونے کی خبر ہے۔ افسروں نے بتایا کہ بدھ کی شام یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب تامینگلونگ گاؤں کے تقریباً دو ہزار لوگ زمینی تنازعہ کو لے کر ایک عرضداشت سونپنے کے لیے ڈپٹی کمشنر اور ایس پی کے دفتر کی طرف جا رہے تھے۔ اس کے بعد مبینہ طور پر دائیلونگ گاؤں کے باشندوں نے عرضداشت سونپنے جا رہے لوگوں پر پتھر پھینکا، جس کے بعد جھڑپ شروع ہوگئی۔ افسروں کے مطابق دائیلونگ کی حمایت میں قریب کے ڈُئیگے لونگ گاؤں کے لوگ بھی جھڑپ میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے بتایا کہ جھڑپ کے دوران محکمہ تعمیرات عامہ (پی ڈبلیوڈی) کے ایک بنگلے میں آگ لگا دی گئی۔ پولیس نے حالات کو قابو میں کرنے کے لیے آنسو گیس کے گولے داغے۔ زمینی تنازعہ کو لے کر ہوئی اس جھڑپ کے بعد ضلع صدر دفتر اور سرحدی علاقوں دائیلونگ، ڈُئیگے لونگ اور اولڈ تامینگلونگ میں بی این ایس کی دفعہ 163 کے تحت پابندی لگا دی گئی ہے۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ اگلے حکم تک یہ پابندی نافذ رہے گی۔ امپھال کے ایک افسر نے بتایا کہ تامینگلونگ میں ناگا طبقہ رہتا ہے اور یہ جھڑپ دو گاؤں کے درمیان سرحدی تنازعہ سے پیدا ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کا مئی 2023 میں شروع ہوئے میتئی اور کوکی کے درمیان ذات پر مبنی جھڑپوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

این آئی اے کو تہوّر رانا کی آواز اور تحریر کے نمونے لینے کی اجازت

نئی دھلی (ایجنسی): پٹیالہ ہاؤس کورٹ نے 11/26 ممبئی دہشت گرد حملوں کے ملزم تہوّر رانا کے آواز اور تحریر کے نمونے لینے کی قومی تفتیشی ایجنسی (این آئی اے) کو اجازت دے دی ہے۔ این آئی اے نے عدالت میں درخواست دائر کر کے یہ اجازت طلب کی تھی، جسے منظور کر لیا گیا ہے۔ تہوّر رانا فی الوقت این آئی اے کی حراست میں ہے۔ گزشتہ ماہ عدالت نے این آئی اے کی خصوصی عدالت میں اس کی حراست کو 12 دن کے لیے بڑھا دیا تھا۔ عدالت نے این آئی اے کی جانب سے دائر درخواست پر سماعت کے بعد فیصلہ محفوظ رکھتے ہوئے یہ حکم سنایا۔ اس سے قبل تہوّر رانا کو 18 دن کی این آئی اے حراست میں بھیجا گیا تھا۔ حراست کی مدت مکمل ہونے کے بعد، اسے سخت سکیورٹی کے درمیان خصوصی جج چندر جیت سنگھ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ سماعت کے دوران این آئی اے نے عدالت کو بتایا کہ 17 سال پرانے اس دہشت گرد حملے کی گہرائی میں جا کر سچائی تک پہنچنے کیلئے تہوّر رانا سے مزید پوچھ گچھ ضروری ہے۔ ایجنسی نے یہ بھی کہا کہ اسے تفتیش کے دوران متعدد مقامات پر لے جانا ہے، اس لیے رانا کی مزید حراست ضروری ہے۔ واضح رہے کہ حال ہی میں امریکہ کی سپریم کورٹ نے تہوّر رانا کی اس اپیل کو خارج کر دیا تھا جس میں اس نے خود کو ہندوستان کے حوالے کیے جانے (ایکسٹرا ڈیشن) کی مخالفت کی تھی۔ 4 اپریل 2025 کو اس کی نظر ثانی کی درخواست مسترد ہونے کے بعد اسے ہندوستان لایا گیا۔ تہوّر رانا کو 10 اپریل کو ہندوستان لائے جانے کے فوراً بعد این آئی اے نے گرفتار کر کے پٹیالہ ہاؤس کورٹ کی خصوصی عدالت میں پیش کیا تھا۔ عدالت نے ابتدائی طور پر اسے 18 دن کے لیے این آئی اے کی حراست میں بھیج دیا۔

حدیث نبوی ﷺ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو عورت اس حال میں انتقال کی کہ اس سے اس کا شوہر راضی تھا تو وہ جنتی ہے۔
(ترمذی)

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

آئینی سانحہ اور جمہوری زخم

وقف ترمیمی بل کے خلاف آج جمعہ کے روز ملک کے مختلف شہروں میں برپا ہونے والے احتجاج نے ایک بار پھر یہ ثابت کر دیا کہ جب کسی قوم کے مذہبی، ثقافتی اور آئینی حقوق پر شب خون مارا جائے تو وہ خاموش تماشائی بننے کے بجائے صدائے احتجاج بلند کرنے کا حوصلہ رکھتی ہے۔ کولکاتا، چنئی اور احمد آباد کی گلیوں میں رواں عوامی سیلاب، قومی پرچموں اور ''وقف بل کو مسترد کرو'' جیسے نعروں کی گونج، صرف ایک قانونی ترمیم کے خلاف غصے کا اظہار نہ تھا، بلکہ یہ ایک قوم کی اجتماعی بے بسی، کرب اور جمہوریت کے تماشے میں تماشائی بننے سے انکار کا بیانیہ تھا۔ آئینی اقتدار کے دعویداروں نے رات کی تاریکی میں بل منظور کر کے یہ ثابت کر دیا کہ انہیں نہ عوام کی رائے کا احترام ہے اور نہ ہی آئین کی روح کی کوئی پروا۔ ایوان بالا ہو یا ایوان زیریں، جس قانون کا تعلق براہ راست ایک مذہبی اقلیت کی زمین، جائیداد اور وقفی حقوق سے ہے، اسے آدھی رات کی تاریکی میں، گواہوں کے ہجوم کے بغیر، بحث کی روشنی سے دور، عجلت اور بے دردی کے ساتھ پاس کیا گیا۔ دعویٰ جمہوریت کا اور فیصلے شب خون کے انداز میں کئے گئے۔

راجیہ سبھا میں آٹھ گھنٹوں کی بحث کے بعد جب اپوزیشن نے وقت کی توسیع کی مزاحمت کی تو اسے کسی رسمی عمل کی طرح نظر انداز کیا گیا۔ ایوان زیریں اور ایوان بالا دونوں کو ایوان مکر میں بدل دیا گیا اور اچانک وقت بڑھا کر رات کی خامشی میں ووٹنگ کرائی گئی۔ لوک سبھا میں 288 ووٹوں کی اکثریت ہو یا راجیہ سبھا میں 128 ووٹوں کا زور، یہ صرف اعداد وشمار نہیں بلکہ جمہوریت پر شب خون ہے۔ ایوان میں چیخ چیخ کر بولنے والے ارکان کی آوازیں اس امر کی غمازی کرتی رہیں کہ فیصلے پہلے ہو چکے ہیں، بحث صرف ایک رسمی خانہ پری ہے۔ گویا قانون سازی کا عمل ایک سیاسی طاقت کی نمائش بن چکا ہے، جس میں آئین، اقلیتوں کے تحفظ اور اجتماعی دانش کی کوئی جگہ باقی نہیں رہی۔ یہ بھی کم افسوسناک نہیں کہ وقف جیسے حساس اور مذہبی معاملے پر قانون سازی میں ان سیاسی جماعتوں نے بھی بی جے پی کا ساتھ دیا جنہیں برسوں تک اقلیتوں کا ہمدرد سمجھا جاتا رہا۔ تیلگو دیشم پارٹی، جنتا دل یونائیٹڈ، راشٹریہ لوک دل اور دیگر چند جماعتوں کی اس بل کی تائید نے وہ نقاب نوچ پھینکی ہے جو انہوں نے دہائیوں سے اقلیتوں کی ہمدردی کے نام پر اوڑھ رکھی تھی۔ یہ اس نظام کی بدنصیبی ہے کہ جہاں اقلیتوں کے حقوق، ان کے دینی وسماجی تشخص اور ان کے اداروں پر شب خون مارنے کو 'تاریخی اصلاح' کا نام دے کر تالیاں بھی بجائی جا رہی ہیں۔ بی جے پی حکومت نے جس ڈھٹائی سے اس قانون کو منظور کیا' وہ محض وقف ایکٹ کی تضحیک نہیں' بلکہ ہندوستان کے آئین' اس کے سیکولر ڈھانچے اور اقلیتوں کے آئینی حقوق کا سرعام تمسخر ہے۔ اگرچہ وزیر اقلیتی امور نے بارہا یقین دہانی کروائی کہ ترمیمات کا مقصد اصلاحات ہیں، لیکن ان کی زبان سے نکلے الفاظ اور حکومت کے اقدامات میں واضح تضاد نظر آیا۔ غیر مسلم ممبران کی وقف بورڈ میں شمولیت کی لازمی شرط ہو یا زمین دینے والوں کیلئے ''عملی مسلمان'' ہونے کی پانچ سالہ تصدیق' یہ سب کچھ اس سازش کی نشانیاں ہیں جو مسلمانوں کو دوسرے درجے کے شہری میں تبدیل کرنے کی طرف قدم بہ قدم بڑھ رہی ہے۔

حکومت نے اس بل کے ذریعے یہ واضح کر دیا ہے کہ وہ نہ صرف اقلیتوں کے مذہبی اداروں کو کنٹرول میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے بلکہ وہ اس عمل کو آئندہ مزید اقلیت دشمن قوانین کی بنیاد بنانا چاہتی ہے۔ آج وقف نشانے پر ہے، کل شاید گرجا گھروں اور گرودواروں کی باری ہو۔ بی جے پی کو یہ گمان ہے کہ اسے عوام کی تائید حاصل ہے، مگر وہ یہ بھول جاتی ہے کہ عوام فقط ووٹ نہیں ہوتے، وہ جذبات، تاریخ، ثقافت اور شناخت کا مجموعہ ہوتے ہیں۔ جب یہ شناخت چھینی جاتی ہے، جب یہ جذبات مجروح کئے جاتے ہیں، تو تحریکیں جنم لیتی ہیں۔ آج اگر پارلیمنٹ کے دونوں ایوان بی جے پی کی مرضی سے قانون سازی میں مصروف ہیں تو کل عوام اپنی مرضی سے اقتدار کے ایوانوں کا نقشہ بدلنے کا ہنر بھی رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بل ایک آئینی سانحہ ہے، ایک جمہوری زخم ہے اور ایک مذہبی جارحیت ہے۔ مگر تاریخ گواہ ہے کہ جو زخم صبر سے سہے جاتے ہیں، وہ وقت کے ساتھ چراغ مزاحمت بن جاتے ہیں۔ بی جے پی شاید یہ سمجھ بیٹھی ہے کہ تین طلاق کے بعد وقف پر وار بھی کامیاب ہوگا اور آگے یکساں سول کوڈ کی راہ بھی ہموار ہو جائے گی۔ مگر تاریخ گواہ ہے کہ ظلم، چاہے قانونی جامے میں لپٹا ہو، دیرپا نہیں ہوتا۔ یہ قانون اس ملک کے آئین پر ایک سیاہ دھبہ ہے، ایک ایسا بدنما داغ جو برسوں تک سیاسی بصیرت، عوامی شعور اور اقلیتی حقوق کی پامالی کا حوالہ رہے گا۔ کل جب تاریخ لکھی جائے گی، تو یہ ذکر ضرور ہوگا کہ ایک شب، جب سارا ملک سو رہا تھا، تو ''جمہوریت'' نے اپنے ہی شہریوں کے حقوق کی قبر پر ہاتھ سے مہر لگا دی تھی۔ اب سوال صرف وقف کی جائیدادوں کا نہیں رہا، بلکہ یہ مسلمانوں کی زمین، ان کی شناخت، ان کے آئینی وقار اور ان کے وجود پر براہ راست حملہ ہے اور جب حملہ اس درجہ گہرا ہو، تو پھر مزاحمت بھی اسی شدت سے ابھرتی ہے۔ یہی مزاحمت کولکاتا کی سڑکوں پر دیکھی گئی، یہی جذبہ چنئی کے احتجاج میں بھی گونجا اور یہی آہنگ احمد آباد کے نعرہ زن مظاہرین میں سنائی دیا۔

سورہ لقمٰن: ایک مختصر تعارف

محمد عبدالحفیظ اسلامی

مکہ میں نبی مکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت حق کے بعد جو لوگ مسلمان ہو چکے تھے، ان کے مشرک ماں باپ کی طرف سے یہ جبر کیا جا رہا تھا کہ وہ دعوتِ توحید اور دین حق سے اپنے کو الگ کرتے ہوئے اپنے آبائی مذہب جس کی بنیادیں شرک پر قائم ہیں واپس آجائیں۔ ان مشرک ماں باپ کو (لقمان حکیم) کا تذکرہ فرما کر یہ بتایا گیا کہ ایک دانا باپ اپنے بیٹے کو کس طرح نصیحت کرتے ہوئے اپنے لخت جگر کی حقیقی کامیابی کی فکر کر رہا ہے اور یہ حقیقت بھی ہے کہ اگر کوئی چیز اپنی اولاد کو دی جاسکتی ہے تو وہ صرف یہی ایک ہے کہ بھلی بات ان کو سمجھائے تاکہ ہر طرح کے نقصان سے بچ جائیں۔ مگر تم کیسے والدین ہو کہ اپنی اولاد کو اسی شرک پر مجبور کر رہے ہو جو سراسر ظلم ہے غرض کہ ان نادانوں کو یہ بات بتائی گئی کہ خود تمہاری سرزمین کے مشہور حکیم لقمان نے اپنی اولاد کا کس طرح حق ادا کیا۔ تم خود غور کرو کہ تمہارا یہ عمل اپنی اولاد کے ساتھ خیر خواہی ہے یا بدخواہی؟ سورہ کے اختتام پر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے علیم وخبیر ہونے کا اعلان فرماتے ہیں۔ حضرت سیدنا لقمان کون تھے؟ اس سلسلہ میں مختصراً عرض یہ ہے کہ آپ حبشہ یا مصر کے رہنے والے تھے۔ بعد میں شام میں سکونت اختیار کر لی، حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کا زمانہ پایا، آپ کی نبوت میں اختلاف ہے اور راجح یہی بات ہے کہ آپ نبی نہیں تھے۔ البتہ حکیم اور دانا ضرور تھے۔

سورہ لقمٰن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے مکی دور کے وسط میں نازل شدہ سورتوں میں شامل ہے۔ اس کی آیات کریمہ 34 اور رکوع 4 ہیں۔ اس سورہ میں حضرت لقمان حکیم کا ذکر آیا ہے اسی بناء پر اس کا نام سورہ لقمٰن رکھا گیا۔ اگر ہم اس کا گہرائی سے مطالعہ کریں تو اس میں چار بنیادی چیزیں عیاں اور واضح ہو کر سامنے آتی ہیں۔

(1) شرک کی مذمت
(2) اعلیٰ ترین اخلاق اور بہترین کردار کی تعلیم
(3) برے افعال کی ممانعت
(4) قیمتی اور عمدہ نصیحتیں

ایک اور اہم بات جو اس سلسلہ کی ہمارے ذہن میں رہنی چاہئے وہ یہ کہ یہ سورۃ مکی دور کے ان حالات میں نازل ہوئی جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو دبانے اور اس کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنے کیلئے ظلم وجبر کے طریقے اختیار کئے جانے لگے تھے تاہم ابھی مخالفت کی شدت پورے شباب تک نہ پہنچی تھی۔

سورہ کا آغاز قرآن حکیم کے ذکر جمیل سے ہوا یعنی یہ بتا دیا گیا کہ یہ وہ کتاب حکیم ہے جس کی آیت حکمت ودانش سے لبریز ہیں، یہ قوت حاکمہ ہے جس کا فیصلہ دوٹوک و بے لاگ ہے۔ ہر انسان کو اس میں یہ بتا دیا گیا کہ اگر تم سیدھے راستے پر چلو گے اور سچی بات پر قائم رہو گے تو اس کا بہترین فیصلہ تمہارے ہی حق میں ہوگا، بخلاف اس کے اگر تم خلاف حق اعمال اختیار کرو گے اور حق وصداقت سے منہ پھیر لو گے تو تمہاری غلطی کی نشاندہی کرے گا اور اس کے انجام بد سے تمہیں آگاہ کر دے گا۔

''آیت الکتاب الحکیم'' کے سلسلہ میں علامہ ابن منظور نے اس میں (حکیم) کا جو لفظ آیا ہے اس بارے میں جو تحریر فرمائے ہیں وہ غور طلب ہے۔ یہ لفظ یہاں کتاب کی صفت واقع ہوا ہے [حضرت نے اسکی وضاحت کرتے ہوئے لکھا کہ جب یہ لفظ قرآن کریم کی صفت ہو تو اس کا معنی **الحاکم لکم وعلیکم** ہوتا ہے (لسان العرب) یعنی قرآن کریم ایک قوت حاکمہ ہے جسکا فیصلہ دوٹوک اور بے لاگ ہوتا ہے اگر تم راستی اور سچائی پر ہو تو اس کا فیصلہ تمہارے حق میں ہوگا اگر تم راہ حق سے روگردانی کرنے لگے تو وہ تمہیں تمہاری غلطی پر آگاہ کرے گا اور اس کے نتائج بد سے تمہیں بروقت متنبہ کرے گا۔ (صاحب تفسیر ضیاء القرآن)

یہاں پر قرآن کا تعارف ''کتاب حکیم'' کے بعد؛ ھدیً ورحمۃً للمحسنین فرماتے ہوئے آگاہ کیا جا رہا ہے کہ دیکھو یہ قرآن تو سارے جہاں کے لیے سراپا ہدایت اور رحمت ہے یعنی ہر ایک لیے یہ ہدایت کا واحد سرچشمہ ہے اور، اسکی روشنی تو سب کے لیے ہے، لیکن اس آفتاب ہدایت سے وہی لوگ استفادہ کر سکتے اور فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو ''محسنین''، یعنی نیکوکار ہوتے ہیں۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ تمام انسانوں کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو قرآن حکیم بھیجا گیا ہے اسکے احکامات: اوامر ونواہی، زندگی کے ہر پہلو میں رہنما ہے، عبادات سے لیکر معاشرت و معاشی نظام اور انسانی حقوق کی پاسداری، خواہ بدنی عبادت ہو یا مالی عبادت حقوق اللہ ہو یا حقوق العباد ان ساری چیزوں میں رہنما و رہبر ہے اسطرح یہ شریعت اسلامیہ اور رحمت خداوندی کا مظہر ہے جس میں کوئی تناقض پایا نہیں جاتا اور اسے ہر احسان مند آنکھ اسے دیکھ رہی ہے۔۔۔! اب ایسی ہدایت ورحت والی چیز کو چھوڑ کر من مانی ومن چاہی کرنا یہ سراسر تغافل، نادانی و ناشکری ہے ایسے لوگ اللہ کی بے پناہ رحمت سے محروم ہی رہتے ہیں۔

اب آگے ان محسنین (نیکوکاروں) کے اوصاف گنوائیگیے کہ وہ نماز (صحیح طریقہ سے وقت پر ادا کرتے ہوئے اسے) قائم کرتے ہیں؛ دوسری چیز زکوٰۃ دیتے ہیں تیسری اور اہم چیز آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

(صاحب تفسیر تفہیم القرآن) مذکورہ بالا تین اوصاف کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''پھر ان "نیکوکار "لوگوں کی تین اہم صفات کا خاص طور پر ذکر کیا گیا جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ باقی ساری نیکیوں کا دارومدار ان ہی تین چیزوں پر ہے۔ وہ نماز قائم کرتے ہیں، جس سے خدا پرستی وخداترسی ان کی مستقل عادت بن جاتی ہے۔ وہ زکوٰۃ دیتے ہیں، جس سے ایثار وقربانی کا جزبہ ان کے اندر مستحکم ہوتا ہے، متاع دنیا کی محبت دبتی ہے رضا الٰہی کی طلب ابھرتی ہے۔ اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں، جس سے ان کے اندر ذمہ داری و جواب دہی کا احساس ابھرتا ہے، جس کی بدولت وہ جانور کی طرح نہیں رہتے جو چراہ گاہ میں چھوٹا پھر رہا ہو، بلکہ اس انسان کی طرح ہو جاتے ہیں جسے یہ شعور حاصل ہو کہ میں خودمختار نہیں ہوں، کسی آقا کا بندہ ہوں اور اپنی کارگزاریوں پر اپنے آقا کے سامنے جواب دہی کرنی ہے۔ ان تینوں خصوصیات کی وجہ یہ ''نیکوکار'' اس طرح کے نیکوکار نہیں رہتے جن سے اتفاقاً نیکی سرزد ہو جاتی ہے اور بدی بھی اسی شان سے سرزد ہو سکتی ہے جس شان سے نیکی سرزد ہو سکتی ہے۔ اس کے برعکس یہ خصوصیات ان کے نفس میں ایک مستقل نظام فکر واخلاق پیدا کر دیتی ہیں جس کے باعث ان سے نیکی کا صدور باقاعدہ ایک ضابطہ کے مطابق ہوتا ہے اور بدی اگر سرزد ہوتی بھی ہے تو محض ایک حادثہ کے طور پر ہوتی ہے۔ کوئی گہرے محرکات ایسے نہیں ہوتے جو ان کے نظام فکر واخلاق سے ابھرتے اور ان کو اپنے اقتضائے طبع سے بدی کی راہ پر لے جاتے ہوں'' (سورہ لقمان آیت 4 اور 5) اوپر کی آیات میں ہدایت، نجات اور فلاح پانے والے لوگوں کا ذکر ہوا۔ آگے کی آیات میں ان بد بخت لوگوں کا تذکرہ ہوتا ہے جو حق اور نیکی کے مقابل لغویات کو خرید لیتے ہیں تاکہ ان کے گانے بجانے کے آلات موسیقی اور ناچنے گانے والی عورتوں کے ذریعہ بھولی بھالی، لا علم عوام کو گناہ و شہوانی لذات کی طرف انکی آنکھوں کا رخ موڑ کر اتنا منہمک کر دے کہ؛ وہ بھی انکے ساتھ ہو کر اپنا حقیقی مقصد حیات بھول جائیں جو نبی رحمت ؟ کے ذریعہ اس کی یاد دہانی کرواء جا رہی ہے لیکن یہ خود بے علمی میں مبتلا رہنا چاہتے ہیں اور دین اسلام کا ہنسی مذاق اڑانے اوروں کو بھی اپنے اس شیطانی مشن میں شامل کر کے؛ دعوت حق سے انہیں روکنا چاہتے ہیں، تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت صالح وقربت پاکیزہ سے محروم رکھا جائے اور یہ قرآن کی آواز سننے نہ پائے۔ (لھوالحدیث) یعنی ایسی بات جو آدمی کو ایسا مشغول کر دے کہ دوسری کسی بات کا اسے ہوش تک نہ رہے۔ مولانا مودودی لکھتے ہیں کہ لھوالحدیث۔۔۔ ان کا اطلاق بری اور فضول اور بے ہودہ باتوں پر ہی ہوتا ہے مثلاً گپ، خرافات، ہنسی مذاق، داستانیں، افسانے اور ناول، گانا بجانا، اور اسی طرح کی دوسری چیزیں۔ (ت ق) لھوالحدیث (یعنی فضول و بے ہودہ باتوں میں مشغول ہو جانا) کی تشریح آجکے دور میں مسلمانوں پر بھی واضح ہونا بہت ضروری ہے تاکہ مسلم گھرانے اسکی خباثت سے محفوظ رہیں۔ کیونکہ الا ماشاء اللہ مسلمان بھی کسی نہ کسی شکل وصورت میں لھوالحدیث کے امراض میں مبتلا ہو کر اپنی دنیا وآخرت تباہ کرتے دکھاء دیتے ہیں۔ مولانا صلاح الدین یوسف اپنی تفسیر میں مختصر وجامع بات بتلاء کہ ''لھولحدیث سے مراد گانا بجانا، اس کا ساز وسامان اور آلات، ساز وموسیقی اور ہر وہ چیز ہے جو انسانوں کو خیر اور معروف سے غافل کر دے۔ اس میں قصے، کہانیاں، افسانے، ڈرامے، ناول اور جنسی اور سنسنی خیز لٹریچر، رسالے اور بے حیاء کے پرچارک اخبارات سب ہی آجاتے ہیں اور جدید ترین ایجادات۔۔۔ ویڈیو فلمیں وغیرہ بھی؛ عہد رسالت میں بعض لوگوں نے گانے بجانے والی لونڈیاں بھی اسی مقصد کے تحت خریدی تھیں کہ وہ لوگوں کا دل گانے سنا کر بہلاتی رہیں تاکہ قرآن واسلام سے وہ دور رہیں۔ اس اعتبار سے اس میں گلوکارائیں بھی آجاتی ہیں جو آج کل فن کار، فلمی ستارہ اور ثقافتی سفیر اور پتہ نہیں کیسے کیسے مہذب، خوش نما اور دل فریب ناموں سے پکاری جاتی ہیں۔'' (القرآن کریم صفحہ نمبر 1143 مطبوعہ سعودی عرب)

ہمارے لیے اب ضروری ہیکہ اس بیماری سے جلد سے جلد نکلیں، اپنی شادی بیاہ ولیمہ و دیگر رسموں میلوں اور بعض وقت دین کے نام پر منعقد ہونے والے جلسہ جلوس کے مواقع پر ہم کس مقام پر کھڑے ہیں کیا ہم بھی کہیں خدانا خواستہ لھوالحدیث کی علت میں مبتلا تو نہیں؟ الحمدللہ ہم تو مسلمان ہیں ان شیطانی چیزوں سے بچنا ہمارے لیے اشد ضروری ہے۔ آج بھی دنیا میں قرآن اسلام اور مسلمانوں کی آواز کو دبانے مٹانے سوشل میڈیا اور دیگر ورقی برقی ذرائع ابلاغ کا استمال کیا جاتا ہے اور دین حق کے خلاف جو پرپکنڈہ کیا جاتا ہے یہ سب نیے زمانے کے لھوالحدیث بنا دیے گئے ہیں، انکی براء سے بچتے ہوئے اسکا استمال کلمہ حق کو بلند کرنے اور کلمات کفر کو ناحق ثابت کرنے کیا جاے تو بہتر ہے۔ جو لوگ ذرائع ابلاغ کا استمال کلمہ حق کو دبانے کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس طرح کے اعمال اختیار کرنے والوں سے سخت ناراض ہوتا ہے، انکے لیے رسوائے کن وردناک عذاب کی بات آء ہے۔ انہیں اللہ سے ڈرنا چاہیے۔ آگے کی آیات 12 تا 19 کل آٹھ آیات بھی بہت کچھ درس دے رہی ہیں جس میں توحید باری تعالیٰ کے ساتھ نبی کی دعوت کو نہ ماننے والوں کے لیے ایک ایسا آئینہ حضرت لقمان کا واقع کا ذکر کرتے ہوئے انکے سامنے رکھا اس آئینہ میں اپنے آپکو دیکھو اور عقیدہ و عمل کو درست کر لو، ایک خدا کی بندگی اختیار کرو جسکی کی دعوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں دے رہے ہیں۔ چنانچہ حضرتِ لقمان حکیم ایک ایسے مردِ دانا تھے جو اپنے بیٹے کو بہترین انداز میں نصیحت فرماتے ہیں کہ بیٹا! خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، حق یہ ہے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے، بیٹا! کوئی چیز رائی کے دانہ برابر بھی ہو اور کسی چٹان میں یا آسمانوں یا زمین میں کہیں چھپی ہوئی ہو، اللہ اسے نکال لے گا۔ بیٹا! نماز قائم کر، نیکی کا حکم دے، بدی سے منع کر اور جو مصیبت بھی پڑے اس پر صبر کر۔ لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر، زمین پر اکڑ کر نہ چل، اپنی چال میں اعتدال اختیار کر، اپنی آواز ذرا پست رکھ یقیناً آوازوں میں سب سے بد تر آواز گدھوں کی ہے۔ حضرت لقمان حکیم کے مذکورہ بالا نصیحتوں کا تذکرہ ان حالات میں کیا جا رہا ہے جبکہ مشرکین مکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا انکار کر رہے تھے، دراصل یہ بتانا مقصود ہے کہ آج جو دعوت نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم دے رہے ہیں یہ کوئی نئی دعوت نہیں ہے بلکہ اس طرح کی آواز کا سلسلہ دنیا میں شروع ہی سے چلتا آ رہا ہے، اس سے پہلے جو لوگ بھی علم وحکمت، عقل ودانائی رکھتے تھے وہ یہی باتیں پیش کرتے تھے جو آج حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیش فرما رہے ہیں۔ آج تم اس بات پر غور کرو خود تمہارے اپنے ہی ملک میں ایک ایسی دانا شخصیت گزری ہے جن کا نام لقمان حکیم تھا۔ جن کی حکمت ودانش کے تم قائل ہوا اپنی گفتگوؤں میں جن کے مقولوں کو تم نقل کرتے ہو، جن کی ضرب الامثال تمہاری محفلوں میں نقل کی جاتی ہیں۔ اب ذرا تم خود دیکھ لو کہ وہ (لقمان حکیم) کس عقیدہ واخلاق کی تعلیم دیا کرتے تھے (جس کا اس سور ؟ میں ذکر کیا گیا)۔

مکہ میں نبی مکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت حق کے بعد جو لوگ مسلمان ہو چکے تھے، ان کے مشرک ماں باپ کی طرف سے یہ جبر کیا جا رہا تھا کہ وہ دعوتِ توحید اور دین حق سے اپنے کو الگ کرتے ہوئے اپنے آبائی مذہب جس کی بنیادیں شرک پر قائم ہیں واپس آجائیں۔ ان مشرک ماں باپ کو (لقمان حکیم) کا تذکرہ فرما کر یہ بتایا گیا کہ ایک دانا باپ اپنے بیٹے کو کس طرح نصیحت کرتے ہوئے اپنے لخت جگر کی حقیقی کامیابی کی فکر کر رہا ہے اور یہ حقیقت بھی ہے کہ اگر کوئی چیز اپنی اولاد کو دی جاسکتی ہے تو وہ صرف یہی ایک ہے کہ بھلی بات ان کو سمجھائے تاکہ ہر طرح کے نقصان سے بچ جائیں۔ مگر تم کیسے والدین ہو کہ اپنی اولاد کو اسی شرک پر مجبور کر رہے ہو جو سراسر ظلم ہے غرض کہ ان نادانوں کو یہ بات بتائی گئی کہ خود تمہاری سرزمین کے مشہور حکیم لقمان نے اپنی اولاد کا کس طرح حق ادا کیا۔ تم خود غور کرو کہ تمہارا یہ عمل اپنی اولاد کے ساتھ خیر خواہی ہے یا بدخواہی؟ سورہ کے اختتام پر اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے علیم وخبیر ہونے کا اعلان فرماتے ہیں۔ حضرت سیدنا لقمان کون تھے؟ اس سلسلہ میں مختصراً عرض یہ ہے کہ آپ حبشہ یا مصر کے رہنے والے تھے۔ بعد میں شام میں سکونت اختیار کر لی، حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کا زمانہ پایا، آپ کی نبوت میں اختلاف ہے اور راجح یہی بات ہے کہ آپ نبی نہیں تھے۔ البتہ حکیم اور دانا ضرور تھے۔

آخری آیت کریمہ بھی بہت کچھ سبق دے رہی ہے! ان اللہ عندہ علم الساعۃ۔۔۔۔۔۔ ان اللہ علیم خبیر؛ اس گھڑی کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے جو کچھ (ماؤں کے) رحموں میں ہے اور کوء نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائے گا اور کوء نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں مرے گا، بیشک اللہ ہی سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔ دراصل یہ آیت کریمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کا ذکر اور آخرت کے بارے میں سن کر بار بار کفار مکہ سوالات کیا کرتے تھے کہ وہ گھڑی کب آئے گی وغیرہ ان سوالات کے جواب اس سورہ میں بھی دیے گیے۔

خطیب مسجد صالحہ قاسم وسینئر کالم نگار حیدرآباد
فون نمبر: 9849099228

علم وعمل کے آفتاب ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید محمد عاقل صاحبؒ طویل علالت کے بعد ہم سب کو داغ مفارقت دے گئے

سراج الدین ندوی

حضرت مولانا سید محمد عاقل صاحب 15/ اکتوبر 1937 کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام الحاج مولانا حکیم محمد ایوبؒ ہے۔ آپ کا گھرانہ نیکی وتقویٰ کا مخزن تھا۔ آپ کی تعلیم وتربیت سہارن پور میں ہی ہوئی۔ سب سے پہلے آپ نے قرآن مجید حفظ کیا اور اس کے بعد مدرسہ مظاہر العلوم کے نصاب سے استفادہ کرتے ہوئے 1380ھ میں سند فراغت حاصل کی۔ فراغت کے معاً بعد ہی مدرسہ کی خدمت پر مامور کر دیے گئے اور تادم آخر مدرسہ کی خدمت کرتے رہے۔ آپ کی شخصیت کی تعمیر میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ کا بڑا اہم کردار ہے۔ آپ ان کی خدمت میں حاضر رہتے، ان سے روحانی وعلمی استفادہ کرتے، ان کے مضامین نقل کرنے میں ان کی معاونت بھی فرماتے۔ آپ نے حضرت شیخ کے نقش قدم کی بھرپور پیروی کی، ایک خانقاہ تعمیر کرائی اور اس میں دلوں کو مجلّیٰ ومصفیٰ کرنے کا اہتمام کیا۔ اس طرح آپ کو حضرت شیخ کا سچا جانشین کہا جاسکتا ہے۔ تدریس وتربیت کے ساتھ ساتھ آپ نے اہم تصنیفی امور انجام دیے ان میں الحل المفہم کا حاشیہ، الکوکب الدری کا مقدمہ، الفیض السمائی کا حاشیہ، نیز ملفوظات حضرت شیخ وغیرہ آپ کی قلمی وعلمی یادگار ہیں لیکن علمی دنیا میں آپ کی بے نظیر عالمانہ تالیف ''الدر المنضود'' جو ابوداؤد شریف کی شرح نے آپ کو چار دانگ عالم میں شہرت عطا کی۔ موصوف کے پسماندگان میں ان کے ہزاروں شاگردوں کے علاوہ ان کے چھ بیٹے اور بیٹیاں بھی شامل ہیں۔

28/ اپریل 2025 کو ایک واٹس اپ پیغام کے ذریعہ یہ جانکاہ خبر ملی کہ مدرسہ مظاہر العلوم کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید محمد عاقلؒ صاحب داغ مفارقت دے گئے۔ مولانا کا شمار ہندوستان کے ان بزرگوں میں ہوتا تھا جو ہمارے اسلاف کی یادگار نمونہ تھے۔ علم کی گہرائی و گیرائی، تقویٰ و طہارت، صداقت ودیانت، سادگی وعاجزی جیسے مومنانہ اوصاف میں وہ قابل تقلید نمونہ تھے۔

دو سال قبل میرا مظاہر العلوم سہارن پور جانا ہوا، تو ان کے چھوٹے بھائی حضرت مولانا مفتی محمد صالح صاحب مدظلہ العالی جو اس وقت نائب ناظم تھے، ان سے بعد نماز عصر مسجد میں ملاقات ہوئی، موصوف بہت پرتپاک انداز سے ملے، معانقہ کیا، پھر باصرار اپنے گھر لے گئے اور پرتکلف عصرانہ کرایا۔ اس موقع پر مولانا محمد ذوالفقار ندوی اور میرے دوست مولانا شوکت علی مظاہری بھی ہمراہ تھے۔ تفصیل سے گفتگو کرنے کے بعد ہم لوگ حضرت ناظم صاحب کے پاس گئے، وہ اس وقت بھی طلبہ کو درس دے رہے تھے۔ حالانکہ کبرسنی اور ضعف ونقاہت دیکھنے کے قابل تھی، لیکن ان کا انہماک ہم لوگوں کے لیے قابل تقلید اور قابل رشک تھا۔ مولانا چالیس سال سے ابوداؤد شریف کا درس دے رہے تھے۔ مولانا شوکت علی مظاہری مدظلہ جو ان کے شاگرد رہ چکے ہیں، انھوں نے بتایا کہ مولانا کا انداز درس بڑا بلیغ اور موثر ہوتا تھا اور مولانا ہم طلبہ سے بڑی شفقت اور محبت کرتے تھے۔ مولانا پہلے مدرسہ مظاہر العلوم میں مدرس رہے، پھر صدر مدرس رہے اور اب وہ ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے اپنی خدمات عالیہ انجام دے رہے تھے۔

مولانا موصوف اسلاف کا نمونہ تھے، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ کے داماد اور خلیفہ ہونے کی وجہ سے انھیں عوام وخواص میں بڑی مقبولیت حاصل تھی۔ پوری دنیا میں ان کے ہزاروں شاگرد آج بھی درس وتدریس اور مختلف پہلوؤں سے دین اسلام کی خدمت میں مصروف ہیں، یہ مولانا کا وہ صدقہ جاریہ ہے جو اس وقت تکجاری رہے گا جب تک مدارس اسلامیہ کا وجود قائم ہے، اللہ انھیں تاقیامت قائم ودائم رکھے۔

مولانا اچھے مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ نظم و انصرام میں بھی یکتا تھے۔ انھوں نے مظاہر العلوم کے ناظم اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے تمام نشیب وفراز کے باوجود اس کے نظم وانصرام کو چست ودرست رکھا۔ انھیں طلبہ کے مسائل سے بڑی دل چسپی تھی اور ان کو حل کرنے کا ہنر جانتے تھے، مولانا کا ظاہر جس قدر پاکیزہ و روشن تھا، اس سے زیادہ ان کا باطن روشن و پاکیزہ تھا اور تقویٰ ان کے اردگرد طواف کرتا نظر آتا تھا۔ ان کے شب و روز کے معمولات ایک سچے مومن کی زندگی کا آئینہ دار تھے۔ کہا جاتا سکتا ہے کہ کسی شخص کو اگر کسی کو ایک اچھے معلم، ایک مشفق استاذ، ایک محدث عصر اور ایک فقیہ الزماں کو کسی ایک شخصیت میں دیکھنا ہو تو حضرت مولانا کی شخصیت میں دیکھ سکتا ہے۔

مولانا کے چھوٹے بھائی حضرت مولانا مفتی محمد صالح صاحب دامت برکاتہم، جو اس وقت نائب ناظم تھے، امید ہے کہ اب بڑے بھائی کی جگہ لیں گے اور ناظم اعلیٰ بن جائیں گے، ہمارے جامعۃ الفیصل تاج پور اس سیمنار میں تشریف لا چکے ہیں جو استاذ محترم حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات وخدمات کے موضوع پر رابطہ عالم اسلامی کی جانب سے منعقد کیا گیا تھا۔ مفتی صاحب کی شرکت سے ہمیں تو جو مسرت حاصل ہوئی تھی وہ ناقابل بیان ہے ہی مگر حضرت نے بھی جامعہ کے تعلیمی وتربیتی نظام پر اطمینان کا اظہار فرمایا تھا۔

سادگی کے متعلق حدیث میں وارد ہوا ہے کہ وہ مومن کا شیوہ ہے۔ حضرت مولانا سید محمد عاقل صاحبؒ اس کی جیتی جاگتی تصویر تھے، مولانا اخلاق عالیہ اور بلند کردار وشخصیت کے مالک تھے۔ اسلام کو جو اوصاف مطلوب ہیں وہ حضرت مولانا میں بدرجہ اتم پائے جاتے تھے۔ ان کی گفتگو، ان کا رہن سہن، ان کا چلنا پھرنا، ان کی نشست وبرخاست اور آداب واخلاق سب اسلام کے آئینہ دار تھے۔

مولانا سے یادگار ملاقات ہمارے لیے ایک سرمایہ ہے، ان کا انداز تکلم، حسن گفتگو آج بھی ہمیں اچھی طرح یاد ہے۔ یہ میرے لیے بڑی سعادت کی بات ہے کہ اپنے عنفوان شباب سے اب تک مدرسہ مظاہر العلوم کے شیوخ اور کبار اساتذہ سے مجھے ملاقات واستفادہ کا شرف حاصل رہا۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ سے مسلسلات الحدیث کا درس لیا اور اجازت وسند حاصل کی۔ شیخ الحدیث مولانا محمد یونس صاحب پالن پوریؒ، شیخ الحدیث مولانا محمد طلحہ صاحبؒ، مفتی مظفر حسین صاحبؒ، مولانا اسعد اللہ صاحبؒ ناظم مظاہر العلومؒ، مولانا محمد شاہد حسینیؒ اور مولانا سید محمد عاقل صاحبؒ ناظم اعلیٰ کی مجالس خیر میں الحمدللہ میری شرکت رہی ہے۔

حضرت مولانا سید محمد عاقل صاحب 15/ اکتوبر 1937 کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام الحاج مولانا حکیم محمد ایوبؒ ہے۔ آپ کا گھرانہ نیکی وتقویٰ کا مخزن تھا۔ آپ کی تعلیم وتربیت سہارن پور میں ہی ہوئی۔ سب سے پہلے آپ نے قرآن مجید حفظ کیا اور اس کے بعد مدرسہ مظاہر العلوم کے نصاب سے استفادہ کرتے ہوئے 1380ھ میں سند فراغت حاصل کی۔ فراغت کے معاً بعد ہی مدرسہ کی خدمت پر مامور کر دیے گئے اور تادم آخر مدرسہ کی خدمت کرتے رہے۔ آپ کی شخصیت کی تعمیر میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ کا بڑا اہم کردار ہے۔ آپ ان کی خدمت میں حاضر رہتے، ان سے روحانی وعلمی استفادہ کرتے، ان کے مضامین نقل کرنے میں ان کی معاونت بھی فرماتے۔ آپ نے حضرت شیخ کے نقش قدم کی بھرپور پیروی کی، ایک خانقاہ تعمیر کرائی اور اس میں دلوں کو مجلّیٰ ومصفیٰ کرنے کا اہتمام کیا۔ اس طرح آپ کو حضرت شیخ کا سچا جانشین کہا جاسکتا ہے۔ تدریس وتربیت کے ساتھ ساتھ آپ نے اہم تصنیفی امور انجام دیے ان میں الحل المفہم کا حاشیہ، الکوکب الدری کا مقدمہ، الفیض السمائی کا حاشیہ، نیز ملفوظات حضرت شیخ وغیرہ آپ کی قلمی وعلمی یادگار ہیں لیکن علمی دنیا میں آپ کی بے نظیر عالمانہ تالیف ''الدر المنضود'' جو ابوداؤد شریف کی شرح نے آپ کو چار دانگ عالم میں شہرت عطا کی۔ موصوف کے پسماندگان میں ان کے ہزاروں شاگردوں کے علاوہ ان کے چھ بیٹے اور بیٹیاں بھی شامل ہیں۔ ہم ملت اکیڈمی اور جامعۃ الفیصل کی جانب سے ان کے پسماندگان کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز حضرت مفتی صاحب کو ان کا نعم البدل بنائے۔ آمین

9897334419

ڈاکٹر انل رستوگی اور راجویر رتن کو دادا صاحب پھالکے ایوارڈ

لکھنؤ (پریس ریلیز): فلم اینڈ ٹی وی اکیڈمی اترپردیش کے سلور جوبلی سال کے جشن میں معروف فلم اور اسٹیج اداکار ڈاکٹر انل رستوگی اور سینئر نقاد راجویر رتن کو للت کلا اکادمی اترپردیش کے نائب صدر ریاستی درجہ حاصل وزیر گریش چندر مشرا، ادیبہ و پدم شری ڈاکٹر ودھیا وندو سنگھ، فلمساز سنیل بتا نے شال، مومنٹو وغیرہ دیکر دادا صاحب پھالکے لائف ٹائم فلمی خدمات ایوارڈ-2025 سے نوازا۔

ہندوستانی سنیما کے بابائے فلم کے 155 ویں یوم پیدائش کے موقع پر یوپی پریس کلب میں منعقدہ ایوارڈ تقریب میں مہمان خصوصی للت کلا اکادمی اترپردیش کے نائب صدر ریاستی درجہ حاصل وزیر گریش چندر مشرا نے فلم سازی میں دادا صاحب پھالکے کے جوش وجرأت پر بات کرتے ہوئے فلم اینڈ ٹی وی اکیڈمی کی تقریب کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ حکومت اترپردیش سے اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کریں گے کہ ہر قسم کی سرگرمیوں جیسے فلم سے متعلق پروڈکشن وغیرہ کو ریاست میں مناسب ماحول اور حوصلہ افزائی ملے۔

تقریب کی صدارت کرنے والی لوک فنکار ڈاکٹر ودھیا وندو سنگھ نے فن کی دنیا میں دونوں اعزازی فنکاروں کی شراکت کو انمول قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ چاہے وہ لوک آرٹ ہو، ادب ہو یا مسلسل ترقی کرتی ہوئی ٹیکنالوجی پر مبنی فلمی میڈیم ہو، جو بھی ان انواع پر وسیع سوچ اور حساسیت کے ساتھ کام کرے گا وہ ڈاکٹر رستوگی اور راجویر کی طرح اپنی الگ شناخت بنانے میں کامیاب ہوگا۔ ڈاکٹر صاحبہ نے مزید کہا کہ اعزاز ملنا بڑی بات نہیں ہوتی ہے، اس اعزاز کی حفاظت کرنا اصل اور بڑی بات ہوتی ہے، آج دونوں معزز ہستیوں کو اعزاز سے نواز کر فلم اینڈ ٹی وی اکیڈمی اترپردیش بھی اپنے آپ پر فخر محسوس کر رہی ہے، اعزاز کو صحیح ہاتھوں میں پہونچانا بھی اہم کام ہوتا ہے، جو آج اکیڈمی کے صدر سنیل بتا اور سیکریٹری ارپتا بتا نے اعزاز کے حقدار کا بہترین انتخاب کرکے ہم سب کو محظوظ ہونے کا موقع فراہم کیا۔

قبل ازیں ڈاکٹر انیتا سہگل کی نظامت میں منعقدہ تقریب میں اکیڈمی کے صدر سنیل بتا نے مہمانوں اور اعزاز یافتگان کا استقبال کیا اور انہیں اکیڈمی کی سرگرمیوں سے متعارف کرایا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں مناسب سہولیات کے ساتھ فلم سٹی تیار کرنے کے ساتھ-ساتھ جدید ٹیکنالوجی والی دیگر بنیادی سہولتیں بھی ضروری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ریاستی حکومت تعاون کرے تو اکیڈمی فلم پالیسی کے مطابق فلم فیسٹیول وغیرہ منعقد کرنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں ترقی یافتہ انفراسٹرکچر اور سہولیات سے روزگار اور حکومتی آمدنی میں اضافہ ہوگا اور نئے ہنر کو سامنے لایا جاسکے گا۔ مسٹر بتا نے حکومت اترپردیش کے ذریعے فلمی دنیا کے لئے کئے جارہے کاموں کو سراہا اور حکومت سے اپنی اکیڈمی کی طرف سے ہر ممکن تعاون دینے کی بات بھی کہی، انہوں نے کہا کہ فلمیں بنانا میرا شوق ہے، نہ کہ کاروبار کرنا، اس لئے فلم کامیاب ہوئی تو منافع ورنہ فلاپ فلم کی شکل میں خسارہ ہی خسارہ ہے، اس لئے فلم بنانا میرا جنون اور میرا شوق وخوشی ہے۔

اس اعزاز پر اظہار تشکر کرتے ہوئے 81 سال کی عمر میں بھی فلموں اور تھیٹر میں سرگرم اداکار ڈاکٹر انل رستوگی نے کہا کہ چھ دہائیوں سے زائد کے اپنے اداکاری کے سفر میں انہیں کئی طرح کے تجربات ہوئے ہیں اور مختلف تجربات حاصل کرنا آج بھی ان میں جوش بھرتے ہیں۔ اتنی عزت واعزاز اور لوگوں کی محبت کی وجہ سے میں سرگرم کردار ادا کرتا رہا ہوں۔ ڈاکٹر انل رستوگی نے سنیل بتا کو اپنا چھوٹا بھائی اور فلمی دنیا کیلئے اترپردیش میں سب سے لائق فائق انسان بتایا۔ نقاد مصنف راجویر رتن نے سنیل بتا کو ایک ایسا شخص قرار دیا جس نے ریاستی فلم انڈسٹری میں ایک نیا باب لکھا۔ انہوں نے کہا کہ فلم کے اس انتہائی فنکارانہ اور طاقتور میڈیم میں بے پناہ امکانات ہیں۔ اس کے مہنگے ہونے اور دیگر وجوہات کی وجہ سے بہت کم نوجوان ہنر ہونے کے باوجود اس میڈیم میں ابھرنے اور اپنی صلاحیت منوانے کے قابل ہوتے ہیں۔ اس موقع پر معززین اور فنکاروں کی موجودگی میں دادا صاحب پھالکے کی پروڈیوس کردہ اور 112 سال قبل ریلیز ہونے والی پہلی ہندوستانی خاموش فلم 'راجہ ہریش چندر' کے اقتباسات کے ساتھ فن سے متعلق فلموں کی خصوصی طور پر نمائش کی گئی، ساتھ ہی ڈاکٹر انل رستوگی اور راجویر رتن پر بنائی گئی مختصر فلموں کو بھی دکھایا گیا۔

پروگرام کا افتتاح مہمانان کے بدست شمع روشن کرکے کیا گیا، افتتاحی کلمات ادا کرتے ہوئے اکیڈمی کی سیکریٹری ارپتا بتا نے دادا صاحب پھالکے کی زندگی پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ انہوں نے کس طرح اپنی ساری جمع پونجی اور زیورات بیچ کر لندن جاکر فلم میکنگ کی تعلیم حاصل کی اور ٹیم بناکر ہندوستان میں فلمیں بنانے کا کام شروع کیا۔ آخر میں فلم اینڈ ٹی وی کے اراکین نے تمام مہمانان اور شرکاء کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر فلمی دنیا اور صحافت کے میدان کی مشہور ومعروف ہستیاں موجود رہیں۔

یونٹی ایجوکیشن حب، خدمہ ویلفیئر سوسائٹی میرٹھ کے تحت

طلباء میں جنرل نالج اور خود اعتمادی بڑھانے کیلئے کیا جی کے کمپیٹیشن کا انعقاد

میرٹھ (پریس ریلیز): یونٹی ایجوکیشن حب، خدمہ ویلفیئر سوسائٹی میرٹھ نے طلباء میں جنرل نالج اور خود اعتمادی بڑھانے کے لیے مائی پبلک اسکول، شاستری نگر، میرٹھ میں مختلف اسکولوں کے طلباء کے درمیان جی کے مقابلے کا انعقاد کیا۔ مہمان خصوصی ڈیپارٹمنٹ ہیڈ لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس پروفیسر جمال احمد صدیقی نے کہا کہ یہ بہت ضروری ہے کہ ہم اپنے بچوں کی صلاحیتوں کو سمجھیں اور انہیں اس سمت میں آگے لے جانے کی کوشش کریں۔ انل شرما تنہا نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ پڑھائی کے لیے دماغ کا پرسکون ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ انہوں نے بچوں سے کہا کہ وہ ادب میں بھی دلچسپی پیدا کریں۔ پروگرام کو آرڈینیٹر ڈاکٹر تابش فرید نے کہا ایسے پروگراموں کے ذریعے ہم ٹیلنٹ کو پنکھ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ طلباء میں خود اعتمادی پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔ مہمان ذی وقار حکیم حارث محمود نے کہا کہ بچوں کی ہمہ گیر نشوونما کے لیے جی کے اور موٹیویشنل پروگرام اہمیت کے حامل ہیں انہوں نے پروگرام ارگنائزر کو مبارکباد پیش کی۔ مہمان ذی وقار پی ایل شرما ہسپتال کے آفیسر ڈاکٹر انیس احمد نے کہا کہ ہمیں اپنے علم کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ دنیا میں کیا ہو رہا ہے، کیسی تحقیق، ایجادات ہو رہی ہیں، اس کا گہرائی سے مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ ہم بھی اپنے ملک کے لیے کچھ نیا اور بہتر کرسکیں۔ پروگرام کی نظامت شاعرہ اور ناول نگار پریا سنگھ نے کی۔ مائی پبلک اسکول کے محمد محسن، محمد نذیر، صبا سید نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ کوآرڈینیٹر عظمیٰ نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ ایم اے ایچ ایس، آر آئی ایف اکیڈمی، مائی پبلک اسکول، نیشنل اکیڈمی کے 270 طلباء نے پروگرام میں حصہ لیا۔ اس موقع پر مولانا عبدالاحد، احسان الحق، مسکان سرفراز، مدیحہ اسلم، فرزانہ سبزواری، فرحین خان، اسنا علیم صدیقی، میجر عتیق، مولانا رضوان وغیرہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یونٹی ایجوکیشن حب کی ڈائریکٹر شبیبہ فاطمہ صدیقی نے پروگرام کی کامیابی کے لئے مائی پبلک اسکول مینجمنٹ کا شکریہ ادا کیا۔ فاتح طلبہ وطالبات کو میڈل اور سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا۔ اس موقع پر شہر کے معزز افراد نے شرکت کی۔

آئی سی ایس ای بورڈ نتائج میں ماڈرن پبلک اسکول کے بچوں نے نمایاں کامیابی حاصل کی

سلطانپور (نامہ نگار): شہر کے کھیڑ یہ محلّہ میں واقع ماڈرن پبلک اسکول کے بچوں نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اور آئی سی ایس ای کے دسویں کے امتحان میں اسکول کے سبھی بچے اول درجہ میں پاس ہوئے ہیں۔ اس موقع پر اسکول انتظامیہ نے ایک تقریب منعقد کرتے ہوئے بچوں کا استقبال کیا اور انکو مٹھائیاں تقسیم کیں۔ اسکول میں رشی ورما ٹاپر رہے انھوں نے اٹھاسی فیصد نمبر حاصل کئے۔ اسکول کی ایک طالبہ منتشا فاطمہ نے بتایا کہ ہم لوگ اپنے نتائج دیکھ کر بہت خوش ہیں میں اسکول انتظامیہ اساتذہ اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

طالب علم اور استاذ دونوں کا مقصد حصول رضائے الٰہی ہونا چاہیے: عبدالقادر علوی

خانقاہ فیض الرسول براؤں شریف میں عرس حضرت احمد رضا عرف بابو میاں اور افتتاح بخاری شریف کی تقریبات اختتام پذیر ہوئیں

سدھارتھ نگر (نامہ نگار): ملک کی ممتاز دینی درسگاہ وخانقاہ ادارہ اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف میں حضرت بابو میاں علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس کی تقریبات یکم ذیقعدہ بروز بدھ سے شروع ہوکر ۲/ذیقعدہ بروز جمعرات ایک بجے کے قریب اختتام پذیر ہوئیں۔ حضرت بابو میاں علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس کی مناسبت سے منعقد تمام تر تقریبات کی سرپرستی شہزادہ شعیب الاولیاء حضرت علامہ غلام عبدالقادر علوی سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول وناظم اعلی دارالعلوم فیض الرسول نے فرمائی جبکہ صدارت نبیرہ شعیب الاولیاء پیر مفتی محمد آصف علوی ازہری نائب سجادہ نشین ومہتمم دارالعلوم فیض الرسول نے کیا قیادت علامہ علی حسن علوی ازہری پرنسپل ادارہ کی رہی وہیں تقریبات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ یکم ذیقعدہ بروز بدھ بعد نماز ظہر مسجد شعیب الاولیاء میں اجتماعی طور پر قرآن خوانی کی گئی پھر شب میں بعد نماز عشاء نعت ومنقبت اور تقریر کی محفل منعقد ہوء جس میں مختلف جماعتوں کی طلبہ نے مختلف فنون میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا اخیر میں سجادہ نشین علامہ غلام عبدالقادر علوی صاحب نے صاحب عرس کے حوالے سے عمدہ اور نایاب خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت بابو میاں کے وسیلے سے دعائیں قبول ہوتی ہیں رات میں گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر قل کی محفل کے ساتھ پہلے دن کا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

۲/ذیقعدہ بروز جمعرات صبح بعد نماز فجر اجتماعی طور پر قرآن خوانی پھر 7 بجے سے جشن افتتاح بخاری شریف کی تقریب منعقد کی گئی جس میں دارالعلوم کے چند اساتذہ نے عمدہ اور شاندار خطاب کیا جبکہ دارالعلوم کے شیخ الحدیث علامہ محمد اسماعیل علوی ہاشمی صاحب نے امیر المحدثین امام بخاری کے گوشہ حیات پر روشنی ڈالتے ہوئے طلبہ کو بہترین نصائح سے فیضیاب کیا جبکہ اپنے صوتی پیغام میں نبیرہ شعیب الاولیاء علامہ محمد آصف علوی ازہری نے طلبہ دور حدیث کو مبارک باد دیتے ہوئے ان کی روشن مستقبل کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا اخیر میں طلبہ دور حدیث کو افتتاح بخاری شریف کے موقع پر بخاری شریف کی پہلی حدیث کا درس دیتے ہوئے استاذ العلماء علامہ غلام عبدالقادر علوی نے فرمایا کہ اخلاص اعمال اور دین کے جسم کے لئے روح کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے طالب علم اور استاذ دونوں کا مقصد رضائے الٰہی کا حصول ہونا چاہئے بعض علماء ومحدثین نے حدیث انما الاعمال کو ام السنہ قرار دیا ہے جس طرح سورہ فاتحہ کو ام الکتاب کہا گیا ہے اسی درمیان صاحب سجادہ علامہ علوی صاحب کے بدست دورہ حدیث ہی کے طالب علم محمد فیضان رضا راجستھان کی تصنیف فیضان الاحادیث کی رسم اجراء بھی عمل میں آء جس پر صاحب سجادہ اور شیخ الحدیث سمیت سبھی اساتذہ نے مبارک باد دیتے ہوئے دعاؤں سے نوازا۔ چونکہ ۲ ذیقعدہ کی تاریخ صدر الشریعہ ابو العلاء حکیم امجد علی رحمہ اللہ کے عرس تاریخ ہے اور اہل سنت کے مدارس میں اسے یوم اساتذہ کے طور پر منایا جاتا ہے اس لیے مجلس کے اختتام پر دارالعلوم کے طلبہ کی جانب سے تمام اساتذہ کرام کو پھول کی مالا پہنا کر ان کی تکریم کی گئی۔

تقریبات کے انتظام وانصرام اور اس کو بہتر سے بہتر طور پر منعقد کئے جانے کی بابت نبیرہ شعیب الاولیاء مولانا محمد شعیب علوی ازہری معتمد اعلی دارالعلوم وخانقاہ جامع ازہر سے برابر ٹیلیفونک رابطے میں رہے دو روزہ عرس کی تقریبات میں دارالعلوم اساتذہ مفتی شہاب الدین نوری مفتی نورانی شاہ بدری مولانا اختر رضا ازہری مولانا معین الدین ازہری مولانا اشتیاق احمد قادری مولانا قمر عارف ازہری مولانا محمد عقیل ازہری مولانا معین اختر جیلانی مولانا نورالدین ازہری قاری غیاث الدین فیضی قاری محمد زاہد علی فیضی مولانا محمد مسعود اشرفی مولانا اظہار احمد فیضی قاری محمد عتیق فیضی مولانا آفتاب عالم عثمانی مولانا محمد حسن علوی مولانا محمد سمیع یار علوی سید محمد عقیل لکھنوی مولانا عبدالرسول سبحانی حافظ محمد سہیل رضا فیضی قاری محمد منور ضیاء حافظ عبدالقادر فیضی مولانا معین الدین فیضی مولانا سید مشاہد فیضی اترولہ وغیرہ موجود رہے پروگرام کا اختتام صلوۃ وسلام قل شریف تقسیم تبرک اور علامہ علوی کی رقت آمیز دعا پر ہوا۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

اسرائیل کے جنگل میں آگ جاری، 9 سے زیادہ بستیاں خالی کرالی گئیں

تل ابیب (ایجنسی): اسرائیلی میڈیا نے اطلاع دی ہے کہ بیت المقدس کے مغرب میں جنگل کی آگ نے 19000 دونم کو گھیر لیا ہے۔ اس آگ کی وجہ سے نو سے زیادہ بستیوں کو خالی کرالیا گیا ہے۔ ان بستیوں کے گھروں سے 10000 سے زیادہ مکینوں کو نکال دیا گیا ہے۔ اسرائیلی فائر فائٹنگ حکام نے زیادہ سے زیادہ ہنگامی صورتحال کا اعلان کردیا۔ ملک کی سطح پر فائر فائٹنگ کی تمام ٹیموں کو متحرک کرنے کا حکم جاری کیا گیا ہے۔

اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو اور قومی سلامتی کے وزیر سلامتی بن گویر نے ہیڈ کوارٹرز میں اس صورتحال کا مشترکہ جائزہ لیا۔ یروشلم کے علاقے میں اسرائیلی فائر فورسز کے کمانڈر نے آگ کو ملک کی سب سے بڑی آگ قرار دیا ہے۔ شن بیت نے کہا ہے کہ یہ آگ من گھڑت ہوسکتی ہے اور ادارے نے یروشلم پہاڑوں کی آگ کی تحقیقات کرنا شروع کردی ہیں۔

یروشلم پہاڑوں میں جلتی آگ کی توسیع کے نتیجے میں اسرائیلی وزیر خارجہ جدعون سار نے متعدد یورپی ممالک سے اپیل کی کہ وہ بیت المقدس میں آگ سے نمٹنے میں مدد کریں۔ توقع کی جارہی ہے کہ بین الاقوامی امدادی کارروائیوں کا آغاز آج سے شروع ہوجائے گا۔ رات کی پروازوں میں فائر فائٹنگ طیاروں کو مشکلات درپیش رہی تھیں۔ فرانسیسی صدر میکرون نے جمعرات کے روز کہا کہ یروشیم شہر میں لگنے والی آگ کے حوالے سے اسرائیل کے ساتھ یک جہتی کرتے ہیں۔ اس بحران کے پیش نظر پیرس مادی مدد فراہم کرنے کو تیار ہے۔

ایٹمی ہتھیار تیار نہ کرنے اور امریکہ سے مذاکرات کا ایرانی عزم قابل تعریف ہے: چین

بیجنگ (ایجنسی): چین کے وزیر خارجہ وانگ یی نے ایک سینئر ایرانی عہدیدار کو بتایا ہے کہ بیجنگ ہفتے کے روز امریکہ ایران مذاکرات کے نئے دور سے قبل اپنے ایٹمی پروگرام کے حوالے سے تہران کی سفارتی کوششوں کو سراہتا ہے۔

برازیل میں منعقدہ ایک میٹنگ اور جمعرات کو چینی وزارت خارجہ کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق وانگ یی نے ایران کی سپریم نیشنل سیکورٹی کونسل کے سیکریٹری علی شمخانی کو بتایا کہ جوہری ہتھیار تیار نہ کرنے کا ایرانی عزم قابل تعریف ہے اور چین ایران کی سفارتی کوششوں کو بھی سراہتا ہے۔ بیان میں وانگ یی کے حوالے سے کہا گیا کہ چین ایران اور دیگر فریقوں کے درمیان جاری بات چیت کو دیکھ کر خوش ہے اور "آئی اے ای اے" کے ساتھ ایران کے ضروری تعاون کی حمایت کرتا ہے۔ امریکی صدر ٹرمپ نے فوجی دھمکی دی ہے کہ اگر ایران اپنے بڑھتے ہوئے ایٹمی پروگرام کو روکنے کے لیے کسی سمجھوتے پر پہنچنے میں ناکام رہتا ہے تو فوجی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ واشنگٹن اور تہران کے مذاکرات کاروں کی ہفتے کو روم میں دوبارہ ملاقات متوقع ہے۔

وائٹ ہاؤس نے بدھ کو ان اداروں پر پابندیاں عائد کردیں جن پر ایرانی تیل اور پیٹرو کیمیکلز کی غیر قانونی تجارت میں ملوث ہونے کا الزام ہے۔ اس اقدام کا مقصد مذاکرات سے قبل تہران پر دباؤ بڑھانا تھا۔ چینی وزیر خارجہ نے سعودی عرب اور ایران کے درمیان تعلقات کی بحالی کے لیے 2023 کے حیران کن معاہدے پر شمخانی کے ساتھ کام کیا تھا۔

تجزیہ کاروں کے مطابق یہ بیجنگ کی مشرق وسطیٰ میں ایک بڑی سفارتی طاقت بننے کی خواہش کا اشارہ ہے۔ لیکن اسرائیل اور غزہ کے درمیان جنگ اور بحیرہ احمر میں تجارتی بحری جہازوں پر یمنی حوثی گروپ کے حملوں جیسے مسائل نے بیجنگ کی عالمی "گرم مسائل" سے نمٹنے میں تعمیری کردار ادا کرنے کی صلاحیت کے لیے ایک مشکل امتحان کھڑا کردیا ہے۔

ایران کو حوثیوں کی حمایت کی قیمت ادا کرنا ہوگی: امریکی وزیر دفاع

واشنگٹن (ایجنسی): یمن میں امریکی حملے جاری ہیں اور امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگستھ نے جمعرات کو متنبہ کیا ہے کہ ایران کو حوثیوں کی حمایت کی قیمت چکانا ہوگی۔ ہیگستھ نے "ایکس" پر کہا کہ ہم حوثیوں کے لیے آپ کی جان لیوا حمایت دیکھ رہے ہیں۔ ہم بالکل جانتے ہیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ امریکی فوج کیا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور آپ کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ آپ کو ہماری پسند کے وقت اور جگہ پر اس کی قیمت ادا کرنا ہوگی۔ واضح رہے ایک "سینئر ایرانی عہدیدار" نے اپریل کے شروع میں کہا تھا کہ تہران نے یمن سے اپنی فوجی دستوں کو واپس بلانے اور حوثی گروپ کی حمایت بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ برطانوی اخبار "دی ٹیلی گراف" کی ایک رپورٹ کے مطابق یہ اس وقت ہوا ہے جب امریکہ نے حوثیوں کے خلاف اپنے فضائی حملوں میں شدت پیدا کی اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کو خبردار کیا کہ وہ اس گروپ کی حمایت بند کرے۔ ایرانی عہدیدار، جس کی شناخت اخبار کی طرف سے ظاہر نہیں کی گئی، نے کہا ہے کہ یہ فیصلہ ایک ایرانی فوجی کے مارے جانے کی صورت میں امریکہ کے ساتھ براہ راست تصادم سے بچنے کے مقصد سے کیا گیا ہے۔ گزشتہ ماہ حملوں کے حوالے سے ٹرمپ انتظامیہ کے اعلیٰ عہدیداروں کے گروپ پیغامات کے لیک ہونے کے بعد سے حوثیوں کو امریکہ کی جانب سے تقریبا روزانہ حملوں کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے ان حملوں کو ناقابل یقین حد تک کامیاب قرار دیا اور کہا ہے کہ انھوں نے اہم فوجی اہداف کو تباہ کردیا اور اس کے نتیجے میں کئی فوجی رہنما ہلاک کردیے ہیں۔

انجمن خواتین اردو تمل ناڈو کا دوسرا سالانہ جشن کا انعقاد

چنئی (پریس ریلیز): انجمن خواتین اردو تمل ناڈو کا دوسرا سالانہ اجلاس کا انعقاد گزشتہ 26 اپریل 2025، دوپہر 3.30 بجے شہربانو اور ڈاکٹر احمد علی پار پیا کمیونٹی ہال، رایا پیٹ چنئی میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی شروعات تلاوت کلام پاک سے ہوا، جسے عائشہ سمیہ نے خوش الحانی سے ادا کیا۔ محترمہ ناظرہ سلطانہ نے ایک خوبصورت نعت پاک پیش کی۔ انجینیر ثمین فاضلہ فاطمہ نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ انجمن کی معتمد ڈاکٹر غوثیہ سعیدہ نے مہمانوں کا پرتپاک استقبال کیا اور مہمانان خصوصی واعزازی مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ مہمانوں کی گل پوشی اور اعزاز کے بعد ڈاکٹر نکہت ناز معاون معتمد نے انجمن کی رپورٹ پیش کی۔

اسکے فورا بعد محترمہ فاطمہ مظفر صاحبہ کونسلر چنئی اور پریسی ڈنٹ ویمنس ونگ IUML, نے پہلگام میں ہوئے دہشت پسندوں کے حملے کی بھرپور مذمت کی جس میں تقریبا 26 ہندوستانی سیاحوں کی جان گئی اور ان کے اعزا واقارب کے لیے صبر کی دعا کی۔ اپنی تقریر میں انجمن کی کاروائیوں کو سراہتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس محفل میں بچیوں اور خواتین کی کثیر تعداد میں حاضری اور وقت مقررہ پر جلسہ کی شروعات اردو زبان سے محبت کی دلیل ہے۔ انہوں نے مزید یہ بات کہی کہ اس طرح کی کاروائیاں اور ایسی محفلیں ہر علاقے میں منعقد ہوں تاکہ ہماری قوم میں بیداری پیدا ہو۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر ماریہ پریتی صدر شعبہ انگریزی، کوئین میریس کالج نے اپنی تقریر کے دوران یہ اہم بات کہی کہ بحیثیت اقلیت ہمیں [illegible] مہمان خصوصی محترمہ عابدہ بیگم اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ تاریخ، قائد ملت گورنمنٹ کالج نے اردو زبان کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اردو ہماری مادری زبان ہے اپنی زبان میں گفتگو کرنے سے شرمانے کے بجائے چاہئے کہ زبان سیکھ کر پورے وقار کے ساتھ ترقی کریں۔ مزید کہا کہ انہوں نے اسکول کی تعلیم اردو زبان میں حاصل کی اور اس بات کا انہیں فخر ہے۔ صدارتی تقریر میں بانی وصدر انجمن محترمہ ڈاکٹر پروین فاطمہ سابق پروفیسر وصدر، شعبہ اردو، کوئین میریس کالج نے انجمن کی کاروائیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ پچھلے دو سالہ مدت میں "انجمن خواتین اردو" نے دو اردو مدارس اور دو کارپوریشن اسکولوں میں اردو زبان کی تدریسی خدمات انجام دی۔ خواتین کے مشاعرے منعقد کئے اور ساتھ ہی ضرورتمند اور نادار افراد کی مالی امداد بھی کی ہے اور آگے بھی انشاءاللہ یہ کام جاری رہیں گے۔ محترمہ امتہ السعیدہ، محترمہ پروین پاپا، محترمہ ڈاکٹر رشید النساء، محترمہ ڈاکٹر غوثیہ سعیدہ، محترمہ استاذہ ممتاز بیگم صاحبہ، ڈاکٹر نکہت ناز، اور خازن ثمینہ رضوان کے علاوہ محترمہ ظاہرہ بانو، ثمین فاضلہ فاطمہ کے تعاون کیساتھ ساتھ ہماری ٹیم کی اساتذات محترمہ خالدہ، محترمہ جمیل النساء، مختار فاطمہ اور سیدہ زہرہ سلطانہ کی کوششوں اور محنتوں سے ہمارے بچے اردو لکھنا پڑھنا سیکھنے کے ساتھ ساتھ اس قابل ہوگئے ہیں کہ آج کے اس جلسے میں اردو نظمیں، تقاریر اور ڈرامہ پیش کرسکیں۔ پروین فاطمہ کا تحریر کردہ ڈراما "جہانگیر کا انصاف" کا پس منظر موزاینہ نے پیش کیا۔ تقسیم انعامات کیموقعہ پر اردو پڑھانے والی دو اساتذات کو زر نقد اور تمغہ جات سے نوازا گیا۔ اردو پروگرام میں حصہ لینے والے طلباء وطالبات کو ٹرافی اور سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔

اس تقریب میں شہر اور بیرون شہر کی نمائندہ خواتین جن میں محترمہ نواب سعدیہ خلیل، محترمہ ظاہرہ بانو، محترمہ خیر النساء، محترمہ فریدہ بانو، محترمہ نزہت جبین، ڈاکٹر سمیرا مسرت، محترمہ جبین، محترمہ محمودہ بیگم، محترمہ مجدی، محترمہ عطیہ فاطمہ، ڈاکٹر کاملہ اشرف، محترمہ نازیہ علی محترمہ نسرین، محترمہ جمیل النساء، صابیہ سلطانہ، عائشہ ایم، جبینہ بانو، ماہرہ بیگم، ڈاکٹر فیض النساء مسیحہ بیگم، شاہین تاج وغیرہ شامل تھیں۔ ہال تقریبا ڈیڑھ سو حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ بچوں کے خوبصورت پروگراموں، لذیذ چائے ناشتہ اور استاذہ محترمہ ساجدہ فردوس کے پیش کردہ ہدیہ تشکر کے بعد یہ جلسہ کامیابی کی ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

مہاراج گنج میں ہوئی تعزیتی نشست

سلطانپور (نامہ نگار): کڑوار بلاک کے تحت قصبہ مہاراج گنج واقع مدرسہ جامعۃ المسلمات میں آج جمعیت علما کے سکریٹری جرل قاری کرامت اللہ اسعدی کی تعزیت میں ایک نشست ہوئی جسکی صدارت صدر جمعیت علما سلطانپور قاری صالح قاسمی نے فرمائی۔ اس تعزیتی نشست سے خطاب کرتے ہوئے قاری صالح قاسمی نے مرحوم کے اوصاف وخصائل پر روشنی ڈالی اسکے علاوہ مفتی محمد اللہ نے بھی قاری کرامت اللہ اسعدی کی حیات وکارناموں پر تفصیل سے گفتگو کی۔ حافظ اشرف نے مرحوم کو خراج پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ جمعیت کے ساتھ ہمیشہ پوری دلجمعی سے لگے رہے۔ اسکے علاوہ غریب خان، مولانا انوار الحق قاسمی، مولانا طفیل قاسمی، مولانا ضیا الحق حلیمی، حافظ محمد اکبر، مولانا خالد سیف اللہ ندوی، حافظ عتیق الرحمٰن، حافظ سعید الرحمٰن ڈاکٹر وقار احمد خان اور حافظ عرفان نے بھی اس تعزیتی نشست میں شرکت کرتے ہوئے قاری کرامت اللہ اسعدی کو خراج عقیدت پیش کیا۔

"لوہیانامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کرلیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مواد کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیانامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیانامہ)

روزنامہ لوہیا نامہ، پرنٹر، پبلشر وپروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپواکر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

4
لوھیانامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW
Friday 02 May, 2025

LUCKNOW CITY
E-mail lohianama@gmail.com, Website www.lohianama.com

ذات شماری کا فیصلہ سماجی انصاف کی لڑائی میں پی ڈی اے کی جیت ہے: اکھلیش

ذات شماری کا فیصلہ مثبت جمہوری تحریک کا پہلا مرحلہ ہے اور بی جے پی کی منفی سیاست کا آخری مرحلہ ہے

لکھنؤ (ایجنسی): سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ ذات پات کی مردم شماری کا فیصلہ بابا صاحب کے آئین میں دی گئی انصاف کی مساوات اور نوے فیصد پی ڈی اے کے اتحاد کی سو فیصد جیت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بابا صاحب نے آئین میں سب کو انصاف اور برابری کا حق دیا ہے۔ ہم سب کے مشترکہ دباؤ کی وجہ سے بی جے پی حکومت یہ فیصلہ لینے پر مجبور ہوئی ہے۔ مرکزی حکومت کو پی ڈی اے کے دباؤ میں یہ فیصلہ لینا پڑا۔ سماجی انصاف کی لڑائی میں PDA کی جیت کا یہ ایک بہت اہم مرحلہ ہے۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ یہ بی جے پی حکومت کے لیے ایک انتباہ ہے کہ وہ اپنی انتخابی خرابیوں کو ذات پات کی مردم شماری سے دور رکھے۔ صرف ایک دیانتدارانہ مردم شماری ہی اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ہر ذات کو ان کی آبادی کے تناسب سے حقوق اور حقوق ملیں، جن پر غالب ذاتیں اب تک نظریں جمائے ہوئے ہیں۔ سماج وادی پارٹی کے ریاستی ہیڈ کوارٹر، لکھنؤ میں منعقد ایک پریس کانفرنس میں مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ یہ حقوق کے لیے ایک مثبت جمہوری تحریک کا پہلا مرحلہ ہے اور بی جے پی کی منفی سیاست کا آخری مرحلہ ہے۔ بی جے پی کی بالادستی کی سوچ ضرور ختم ہو جائے گی۔ آئین کے سامنے انسان و دھان زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ ذات پات کی مردم شماری ہندوستان کی جیت ہے۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ ہم ذات پات کی مردم شماری کے مطالبے کی لڑائی میں

شامل تمام لوگوں کو مبارکباد اور شکریہ ادا کرتے ہیں۔ سوشلسٹوں نے ہمیشہ ذات پات کی مردم شماری کے معاملے کو بہت ذمہ داری سے اٹھایا۔ سماجوادی تحریک کو آگے بڑھانے والے تمام سوشلسٹ لیڈروں نے ذات پات کی مردم شماری کے لیے ایک طویل جنگ لڑی۔ نیتاجی نے شری ملائم سنگھ یادو کا احترام کیا، شری شرد یادو کا احترام کیا اور لالو پرساد یادو جی نے لوک سبھا میں ذات پات کی مردم شماری کا مسئلہ مسلسل اٹھایا اور اس کے لیے جدوجہد کی۔ ایک وقت تھا جب ذات پات کی مردم شماری کے معاملے پر جنوبی ہند سے لے کر یہاں تک تمام جماعتیں اکٹھی ہو گئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ طویل جدوجہد کے بعد ایک بڑی فتح ہے۔ یہ تو ابھی شروعات ہے۔ پرائیویٹ اور سرکاری اداروں میں ملازمتوں میں ریزرویشن اور ملازمت سمیت دیگر مسائل پر مزید بحث ہوگی۔ یہ سماجی انصاف کی حکمرانی کے قیام کی طرف ایک قدم ہے۔ امید ہے کہ ہم انصاف اور مساوات کی سمت میں مزید آگے بڑھیں گے۔ اب ضرورت ہے کہ ذات پات کی مردم شماری ایمانداری سے کروائی جائے اور اس کے حقیقی اعداد و شمار سامنے لائے جائیں۔

مسٹر یادو نے کہا کہ بی جے پی کے پاس دھاندلی کا ریکارڈ ہے۔ الیکشن میں بی جے پی کی دھاندلی سب نے دیکھی ہے۔ ایودھیا کے مظفر نگر، کنٹر کی کربال اور ملکی پور کے ضمنی انتخابات میں بی جے پی نے جو دھاندلی کی ہے اس سے سبھی واقف ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت ذات پات کی مردم شماری ایمانداری سے کرائے گی اور صحیح اعداد و شمار حاصل کیے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی مسٹر یادو نے کہا کہ آج یوم مزدور پر ملک اور دنیا کے تمام مزدوروں کو مبارکباد۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو کارکنوں کی حفاظت کے معاملے پر سماجی، معاشی اور ذہنی کئی سطحوں پر چیلنجز کا سامنا ہے۔ آج کارکنوں کی روایتی تعریف بہت وسیع ہو چکی ہے۔ ان میں زراعت کے کارکن، منریگا ورکرز، لیبر مارکیٹ ورکرز، پورٹر، دکان پر کام کرنے والے، تعمیراتی کارکن، صنعتی شعبے میں خدمت کرنے والے کارکن، نیز وہ لوگ جو تعلیم یافتہ ہیں لیکن مزدوروں جیسے ڈیلیوری بوائز اور ڈرائیور کی طرح کام کر رہے ہیں۔ ان سب کو ایک جیسے چیلنجز اور مسائل ہیں۔ اس کی وجہ ریکارڈ توڑ بے روزگاری، روزگار کے مسائل، کام کے حالات، کام کے اوقات کار اور کم از کم اجرت کے مسائل ہیں، یہ سب بی جے پی حکومت میں ہو رہا ہے۔

نیت کی درستی اور اخلاص ہی حج مبرور کی بنیاد ہے: کفیل احمد ندوی

عازمین حج کو حج کے پانچ دن اور مدینہ منورہ کے سفر کی مکمل رہنمائی فراہم کی گئی

لکھنؤ: (پریس ریلیز)

شعبہ دعوت و ارشاد ندوۃ العلماء لکھنؤ کے زیر اہتمام مولانا علی میاں میموریل حج ہاؤس کی مسجد میں ایک خصوصی تربیتی نشست کا انعقاد کیا گیا، جس میں مولانا کفیل احمد ندوی (استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء) نے عازمینِ حج سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: "حج کے سفر سے پہلے سب سے ضروری بات نیت کی درستی ہے۔ ہمیں اچھی طرح سوچ لینا چاہیے کہ ہم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے حج کے لیے جا رہے ہیں۔ حج زندگی میں ایک بار فرض ہے، اس لیے اس کے ارکان، واجبات اور سنتوں کی مکمل پابندی کے ساتھ اسے ادا کرنا چاہیے۔"

انہوں نے مزید کہا: ''ایامِ حج میں ایک دوسرے کو کھانا کھلانا، پانی پلانا، سلام کرنا اور مدد

فراہم کرنا نہایت اہم اعمال ہیں، جو حج کو مبرور اور مقبول بنانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ اللہ کے نزدیک حج اور عمرہ تبھی قابلِ قبول ہوں گے جب وہ اخلاص، عاجزی، اور سنت کے مطابق ادا کیے جائیں۔"

اس موقع پر دعائیہ ہال میں مولانا آفتاب عالم ندوی خیرآبادی (مبلغ دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ) نے تفصیلی خطاب میں حج کے پانچ ایام کی ترتیب، مدینہ منورہ کے سفر کی اہمیت، اور وہاں کے آداب پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے عازمین کو مکمل رہنمائی فراہم کرتے ہوئے روحانی تیاری، نظم و ضبط، اور تحمل و بردباری کی ضرورت پر زور دیا۔

اس تربیتی نشست میں مولانا سید محمد غفران ندوی اور حاجی مولانا جمال احمد ندوی بھی شریک رہے، جنہوں نے حاضرین کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا اور حج کی قبولیت کی دعا فرمائی۔ یہ پروگرام نہ صرف عازمینِ حج کے لیے معلوماتی اور روحانی تربیت کا ذریعہ بنا بلکہ ان کے اندر ایک نئی سنجیدگی اور اخلاص کی فضا بھی قائم کر گیا۔

42 ججوں کا تبادلہ، سنجیو کمار بنے پریاگ راج کے ڈسٹرکٹ جج

لکھنؤ (ایجنسی):

اتر پردیش کی الہ آباد ہائی کورٹ نے بڑے پیمانے پر ججوں کا تبادلہ کیا ہے۔ بدھ کی رات تقریباً 42 اضلاع کو منتقل کیا گیا۔ سنبھل، وارانسی، پریاگ راج، متھرا، کوشامبی سمیت کئی اضلاع کے ضلع ججوں کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ فرخ آباد ضلع کے ڈسٹرکٹ جج ونے کمار کو ہاتھرس بھیج دیا گیا ہے۔ وہیں شراوستی کے ڈسٹرکٹ جج رام ملن سنگھ کو دیوریا کا ڈسٹرکٹ جج بنایا گیا ہے۔ اسی طرح شاملی کے ڈسٹرکٹ جج وکاس کمار کو متھرا میں ڈسٹرکٹ جج، مہوبا کے ضلع جج جئے پرکاش یادو کو کوشامبی میں ڈسٹرکٹ جج، متھرا کے ڈسٹرکٹ جج آشیش گرگ کو غازی آباد میں ڈسٹرکٹ جج، پریاگ راج کے ڈسٹرکٹ جج سنتوش رائے کو سنجو گر میں ڈسٹرکٹ جج اور علی کمار کو سنجے نگر کا ڈسٹرکٹ جج مقرر کیا گیا ہے۔ پریاگ راج میں جج۔

ججوں کے تبادلے کے سلسلے میں کوشامبی کے ڈسٹرکٹ جج انوپم کمار کو علی گڑھ، مہاراج گنج کے ڈسٹرکٹ جج نیرج کمار کو فرخ آباد، اٹاوہ کے ڈسٹرکٹ جج چوان پرکاش کو کانپور، آگرہ کے ڈسٹرکٹ جج وویک سنگل کو بداون اور کانپور نگر کے ڈسٹرکٹ جج پردیپ کمار کو لوک ہائی کورٹ بھیج دیا گیا ہے۔ گورکھپور کے ضلع جج تیج پرتاپ تیواری کو رام بائی نگر (کانپور دیہات)، بھدوہی کے ضلع جج درگا نارائن سنگھ کو سنبھل، رمابائی نگر (کانپور سٹی) کے ضلع جج جئے پرکاش تیواری کو وارانسی، وارانسی کے ضلع جج سنجیو پان کمار کو، وارانسی کے ضلع جج سنجیو پان کمار کو سنبھل بھیجا گیا ہے۔ بجنور، سنبھل کے ڈسٹرکٹ جج کملیش کچھل کو جھانسی، جھانسی کے ڈسٹرکٹ جج پدم نارائن مشرا کو مراد آباد بھیجا گیا ہے۔

اسی طرح مراد آباد کے ڈسٹرکٹ جج بھانو دیو شرما کو رام پور کا ڈسٹرکٹ جج، رام پور کے ڈسٹرکٹ جج ستیہ پرکاش ترپاٹھی کو پرتاپ گڑھ کا ڈسٹرکٹ جج، بہرائچ کے ڈسٹرکٹ جج اتکرش چترویدی کو بلرام پور کا، ضلع جج رجت سنگھ جین کو میرٹھ کا جج، سایندرا کمار کو ضلع جج کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ ہاتھرس کو بہرائچ کا ڈسٹرکٹ جج، دیوریا کے ڈسٹرکٹ جج دیویندر سنگھ کو باندا کا ڈسٹرکٹ جج، پرتاپ گڑھ کے ڈسٹرکٹ جج عبدالشاہد کو پیلی بھیت کا ڈسٹرکٹ جج، باغپت کے ڈسٹرکٹ جج سنجے کمار ملک کو آگرہ کا، ڈسٹرکٹ جج منوج کمار کو بانڈہ کا ڈسٹرکٹ جج، ڈاکٹر منوج کمار کو بانڈہ کا ڈسٹرکٹ جج مقرر کیا گیا ہے۔ مظفر نگر کے اجے کمار کو ہاپوڑ کا ڈسٹرکٹ جج، ہاپوڑ کے ڈسٹرکٹ جج ملکھان سنگھ کو نوئیڈا کا ڈسٹرکٹ جج، امروہہ کے ڈسٹرکٹ جج ظفیر احمد کو گونڈہ کا ڈسٹرکٹ جج، بندہ کے ڈسٹرکٹ جج ڈاکٹر ببو سارنگ کو فیروز آباد کا ڈسٹرکٹ جج اور بالرام کمار کو ضلع جج کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ گورکھپور۔ اس کے علاوہ نوئیڈا کے پریذائیڈنگ آفیسر میانک چوہان کو اوریا کا ڈسٹرکٹ جج مقرر کیا گیا ہے۔ ہاپوڑ فیملی کورٹ کے جج ڈاکٹر وودشی سنگھ کو مہوبا کا ڈسٹرکٹ جج بنایا گیا ہے۔ اسی طرح پرتیما سریواستو کو بارہ بنکی کا ڈسٹرکٹ جج مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اجے کمار سنگھ کو مہاراج گنج کا ڈسٹرکٹ جج مقرر کیا گیا ہے۔ لکھنؤ بنچ کے سینئر رجسٹرار وویک کو امروہہ ضلع کا ڈسٹرکٹ جج بنایا گیا ہے۔ اسی طرح رمیش چندر کو کمرشل ٹیکس ٹریبونل لکھنؤ کے عہدے پر بھیجا گیا ہے۔ اکھلیش دوبے کو بھدوہی کا ڈسٹرکٹ جج بنایا گیا ہے۔ چندولی کی فیملی کورٹ کے جج راکیش دھر دوبے کو شراوستی کا ڈسٹرکٹ جج مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مراد آباد کی کمرشل عدالت کے جج اندر پریت سنگھ جوش کو شاملی کا ڈسٹرکٹ جج مقرر کیا گیا ہے۔

مادری کا کوٹی کے بعد لکھنؤ یونیورسٹی نے ایک اور استاد کو بھیجا نوٹس

لکھنؤ (ایجنسی): پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد لکھنؤ یونیورسٹی مسلسل سرخیوں میں بنی ہوئی ہے۔ شعبہ لسانیات میں اسسٹنٹ پروفیسر مدرا کا کوٹی کی تعیناتی کے بعد طلبہ نے ایک اور استاد کے متنازعہ ریمارکس کے خلاف احتجاج کیا۔ طلباء نے انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنس (آئی ایم ایس) کے کنٹریکٹ ٹیچر ڈاکٹر سورو بنرجی کو برخاست کرنے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ دریں اثنا، یونیورسٹی انتظامیہ نے ڈاکٹر بنرجی کو نوٹس جاری کرتے ہوئے پانچ دن کے اندر جواب طلب کیا ہے۔ بدھ کو لکھنؤ یونیورسٹی میں اس وقت کشیدگی بڑھ گئی جب طلباء نے سوشل میڈیا پر ڈاکٹر سورو بنرجی کی کچھ پوسٹس پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ طلباء کا الزام ہے کہ ڈاکٹر بنرجی نے سوشل میڈیا پر بہت سی ملک مخالف باتیں لکھی ہیں۔ ایسے نظریات کے حامل لوگوں کو یونیورسٹی میں پروموٹ نہیں کیا جائے گا۔ طلباء نے یہ بھی کہا کہ ایسی طاقتیں بیرون ملک ہندوستان کی شبیہ کو خراب کرنے کا کام کرتی ہیں۔ احتجاج کی اطلاع ملتے ہی چیف پراکٹر پروفیسر راکیش دویدی اپنی ٹیم کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔ انہوں نے طلبہ کو منانے کی کوشش کی لیکن طلبہ اپنے مطالبات پر ڈٹے رہے۔ وہ ڈاکٹر بنرجی سے معافی مانگنے اور ان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ کافی سمجھانے کے بعد طلبہ نے کارروائی کے لیے پولیس اور وائس چانسلر کو خط جمع کرایا۔ چیف پراکٹر نے طلبہ کو یقین دلایا کہ قواعد کے مطابق کارروائی کی جائے گی جس کے بعد طلبہ نے احتجاج ختم کر دیا۔ رجسٹرار ودیا انند ترپاٹھی نے ڈاکٹر سورو بنرجی کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا ہے۔ نوٹس میں ان کی تین پوسٹوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ رجسٹرار نے کہا ہے کہ سوشل میڈیا پر لکھی گئی باتیں مکمل طور پر سیاسی ہیں۔ ان کے مطابق سوشل میڈیا پر پوسٹ کی جانے والی زبان مکمل طور پر سیاسی ہے۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی اپیل پر بتی گل کر کے خاموش احتجاج

شہر کے مسلم اکثریتی علاقوں میں وقف ترمیمی قانون کے خلاف لوگوں نے پوری طرح درج کرایا احتجاج

لکھنؤ (ایجنسی): وقف ترمیمی قانون کے خلاف آل انڈیا پرسنل بورڈ کی اپیل پر آج خاموش احتجاج کیا گیا۔ ملک گیر سطح پر شب میں 9 بجے سے 15 منٹ تک اپنے گھروں، دکانوں، اداروں کی روشنی بند کر کے سیاہ قانون کے خلاف شب سیاہ منائی گئی۔ اس دوران مرکزی حکومت کے اس غیر ضروری قانون کے خلاف لوگوں نے اپنی یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اندھیرا کر کے حکومت کو جگانے کی کوشش کی۔ اس کا اثر راجدھانی لکھنؤ میں نمایاں طور پر دیکھنے کو ملا۔ شہر کے مسلم اکثریتی علاقوں میں لوگوں نے شب میں 9 بجتے ہی اپنے اداروں، دکانوں، گھروں کی لائٹ بند کر دی۔ کچھ علاقوں میں لوگوں میں تو اسٹریٹ لائٹ تک بند رہی۔ اس دوران لوگوں نے اپنی اپنی جگہ پر ذکر و اذکار کرتے ہوئے خصوصی دعائیں کیں۔ تمام مکتبہ فکر کے علماء، دانشوران کئی روز سے متواتر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی کال پر اپیل کر رہے تھے اور اپنے اپنے حلقوں، متعلقین میں خصوصی و عوامی طور پر بورڈ کی اپیل پر لبیک کہتے ہوئے عمل کرنے کی تلقین کر رہے تھے۔ بورڈ کی اپیل پر پورے ملک میں تمام مکتب فکر کے لوگوں نے لبیک کہتے ہوئے یکساں طور پر عمل کر کے دکھایا۔ اسلامک سنٹر آف انڈیا، مولوی گنج، اکبری گیٹ، محمود نگر، نخاس، خرم نگر، مچھلی محال، قصائی باڑہ، چوک، عبدالعزیز روڈ، محمود نگر، چوپٹیاں، ٹھاکر گنج، کٹرہ سعادت گنج، کاظمین، نور باڑی، پاٹانالہ، بزازہ، وکٹوریہ اسٹریٹ، مفتی گنج، مصاحب گنج، تمباکو منڈی، وزیر باغ، عنبر گنج، معظم نگر، کریم گنج، رجب گنج، کچا پل، کشمیری محلہ، منصور نگر، کھدرا، فیض اللہ گنج، ڈالی گنج، بانس منڈی، وزیر گنج، گولہ گنج، چکمنڈی، وغیرہ علاقوں میں لائٹ بند کر کے پوری طرح احتجاج درج کرایا گیا۔ اس ضمن میں خواتین بھی پیش پیش رہیں۔ انہوں نے گھروں میں تمام لائٹیں بند کر کے مسلم پرسنل لاء بورڈ کی اپیل پر عملدر آمد کیا۔

لینگو تج یونیورسٹی کے شعبہ ہوم سائنس میں المنائی میٹ کا انعقاد

لکھنؤ (ایجنسی) خواجہ معین الدین چشتی لینگو تج یونیورسٹی کے شعبہ ہوم سائنس میں وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کے رہنمائی میں دو روزہ المنائی میٹ کا انعقاد کیا گیا۔ آج اس دو روزہ النائی میٹ کی اختتامی تقریب کی صدارت شعبہ ہوم سائنس کی صدر ڈاکٹر تطہیر فاطمہ نے کی۔ اس دو روزہ پروگرام میں سابق طلبہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور انھوں نے موجودہ طلبہ سے شعبہ اور اساتذہ کے تعلق سے اپنے تجربات کو پیش کیا اور شعبہ میں گزارے ہوئے اپنے وقت کی یاد تازہ کی۔ انھوں نے اپنے احساسات اور جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس شعبہ کے اندر جس طرح کا علمی اور تعلیمی ماحول میسر ہے، شاید ہی کہیں دوسری جگہ مل سکے۔ یہاں کے اساتذہ طلبہ دوست ہیں اور اپنے طلبہ کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ سابق طلبہ نے یہ بھی کہا کہ تحقیقی اور علمی کاموں کے لئے بہت ہی مناسب ماحول ہے لہذا آپ سبھی کے لئے ضروری ہے کہ اس ماحول سے بھر پور فائدہ حاصل کریں۔ سابق طلبہ نے اپنے جونیئر کو محنت کرنے اور اپنے کیریئر میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ انھوں نے یہ بھی یقین دلایا کہ جب بھی اور جہاں بھی ضرورت پڑی وہ طلبہ کی مدد کے لیے ہمہ وقت تیار ہیں۔ سابق طلبہ نے شعبہ ہوم سائنس کے ساتھ اپنی گہری وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے اس کی ترقی اور نئی بلندیوں کو حاصل کرنے میں اپنا حصہ ڈالنے کا عزم کیا۔ آخر میں ڈاکٹر تطہیر فاطمہ نے سابق طلبہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعاؤں سے بھی نوازا اور اس المنائی تقریب کے انعقاد کے لئے اساتذہ کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اس المنائی تقریب میں ڈاکٹر کلپنا، ڈاکٹر کرتما سچن اور ڈاکٹر زینب مولائی کے ساتھ کثیر تعداد میں طلبہ موجود تھے۔

سپا سربراہ کو عوامی طور پر معافی مانگنی چاہئے

بابا صاحب کی توہین کے معاملے پر بھاجپا کا احتجاج

لکھنؤ (ایجنسی)

سماجوادی پارٹی کے پوسٹروں اور ہورڈنگز سے بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے نصف چہرے کو ہٹانے اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کا چہرہ شامل کرنے پر ناراض بھارتیہ جنتا پارٹی کے کارکنوں نے بدھ کو سماجوادی پارٹی کے ذریعہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی توہین کے خلاف ریاست بھر میں احتجاج کیا۔ سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو کے ذریعہ بابا صاحب کی توہین کے خلاف ریاست کے تمام ضلع ہیڈ کوارٹرس میں ایس سی مورچہ کے تحت کارکنوں نے بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کے سامنے احتجاج کیا۔

پارٹی کے ریاستی صدر بھوپیندر سنگھ چودھری نے کہا کہ بھارت رتن بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے تعلیم، مساوات اور آئینی اقدار کیلئے زندگی بھر جدوجہد کی لیکن سپا سربراہ اکھلیش یادو جنھوں نے اپنی پوری زندگی صرف خاندانی سیاست کی ہے، بابا صاحب کے برابر کھڑے ہونے کی ہمت کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ سپا کے ہورڈنگز و پوسٹروں سے بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی تصویر کا نصف حصہ کاٹ کر اس میں اکھلیش یادو کی تصویر لگانا بابا صاحب کی توہین ہے۔ انھوں نے کہا کہ بابا صاحب کی پوری زندگی سماجی انصاف اور حقوق کیلئے لڑتے ہوئے گزری، وہیں اکھلیش یادو کا پورا سیاسی کیریئر ان کے والد کی طرف سے دی گئی کرسی کو بچانے میں گزرا۔ کیا اقرباء پروری کی سب سے بڑی مثال سماجوادی پارٹی نے کبھی کسی دلت لیڈر کو وزیر اعلیٰ بنایا ہے؟ کیا سماجوادی پارٹی نے تنظیم کی اعلیٰ قیادت کسی کو سونپی؟ ریاستی بھاجپا صدر نے کہا کہ سپا سربراہ اکھلیش یادو کی تصویر ڈاکٹر امبیڈکر کی تصویر کے برابر لگانا نہ صرف تکبر کا کام ہے بلکہ دلت برادری کے جذبات کا بھی قابل مذمت مذاق ہے۔ بابا صاحب کی توہین کسی قیمت پر برداشت نہیں کی جائے گی۔

ریاستی وزیر وجے لکشمی گوتم نے کہا کہ سماجوادی پارٹی کی تاریخ دلتوں کے ساتھ فریب دہی سے بھری پڑی ہے۔ اب بابا صاحب کی تصویر کا استعمال کرتے ہوئے دلتوں کو فریب دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ سیاسی فراڈ ہے۔ عوام سمجھ چکے ہیں کہ سپا کی سیاست مسلمانوں کی خوشنودی اور ذات پات کے پولرائزیشن پر مبنی ہے۔ انھوں نے کہا کہ بابا صاحب کی توہین کرنے والوں کو عوام کبھی معاف نہیں کریں گے۔ مورچہ کے ریاستی صدر رام چندر کنوجیا نے کہا کہ دلتوں کی سیاست کرنے کیلئے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو اب صرف علامتوں کا سہارا لے رہے ہیں کیونکہ ان کے پاس نہ تو پالیسی ہے اور نہ ہی ارادہ۔ نہ تو پوسٹر اور تقاریر سے دلتوں کو فائدہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی تاریخ بدلی جا سکتی ہے۔ راجیہ سبھا کے رکن برج لال نے کہا کہ دلت برادری جانتی ہے کہ اکھلیش یادو کو صرف 2 چیزوں کی فکر ہے مسلم ووٹ بینک اور ان کے خاندان کی میراث۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی طاقت اور تنظیم میں کبھی بھی کسی دلت کو اعلیٰ عہدہ نہیں دیتے۔ قانون ساز کونسل کے رکن لال جی نرمل نے کہا کہ بابا صاحب کی توہین کی اس کوشش کیلئے سپا سربراہ اکھلیش یادو کو عوام سے معافی مانگنی چاہئے۔ راجدھانی لکھنؤ کے حضرت گنج واقع بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس میں ریاستی وزیر وجے لکشمی گوتم، ریاستی جنرل سکریٹری گووند نرائن شکلا، ایم ایل سی مکیش شرما، شہر صدر آنند دویدی و ضلع صدر وجے موریہ سمیت پارٹی عہدیداروں، عوامی نمائندوں اور کارکنوں کی کثیر تعداد میں شرکت کی۔

طیبہ صدیقی اور تسمیہ بانو نے الہدیٰ ماڈل اسکول کا نام کیا روشن

لکھنؤ (ایجنسی): الہدیٰ ماڈل اسکول تروینی نگر، لکھنؤ کے طلباء و طالبات نے نمایاں نمبر حاصل کر کے اسکول، اساتذہ اور اپنے والدین کا نام روشن کیا ہے۔ آئی ایس سی بورڈ انٹر ۲۰۲۵ کے 76 کامیاب طلباء میں سرفہرست طیبہ صدیقی رہیں جنہوں نے 93.75 فیصد نمبر حاصل کیا۔ اس کے علاوہ محمد زید قادری 91 فیصد اور محمد ابراہیم نے 90 فیصد نمبرات حاصل کئے۔ وہیں آئی سی ایس ای بورڈ ۲۰۲۵ ہائی اسکول میں 133 طلباء و طالبات نے شرکت کی۔ جس میں سرفہرست تسمیہ بانو رہیں جنہوں نے 96.2 نمبر حاصل کئے۔ اس کے علاوہ رشدہ ہاشمی دلشاد علی 95.4 فیصد نمبر، طوبیٰ فاطمہ 93.4 فیصد، صبغۃ اللہ 93.2 فیصد اور سعدیہ عرفان نے 90.8 فیصد نمبرات حاصل کئے۔ اسکول کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی اور پرنسپل مسز افشاں جاوید خان اور سبھی اساتذہ نے کامیاب طلباء و طالبات کو دلی مبارک باد دی اور ان کے روشن مستقبل کیلئے نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے کہا کہ میری دعا ہے کہ سبھی کامیاب طلباء و طالبات زندگی میں مزید کامیابی کی بلندیوں پر پہنچیں اور ایسے ہی اپنے والدین اور اسکول کا نام روشن کریں۔ اس موقع پر طیبہ صدیقی اور تسمیہ بانو نے بتایا کہ میری کامیابی کا سہرا اسکول انتظامیہ، اساتذہ اور میرے والدین کو جاتا ہے۔ انہوں نے اپنے فرائض کو ادا کرتے ہوئے ہمیں اچھی کامیابی دلائی۔ یہ اطلاع اسکول کی پرنسپل مسز افشاں جاوید خان نے دی ہے۔

سید عابد نذر مسرور ادبی ایوارڈ سے سرفراز، محفل مشاعرہ کا اہتمام

لکھنؤ (پریس ریلیز)

مسرور ایجوکیشنل سوسائٹی کے تحت سینٹ روز پبلک اسکول گڑھی پیر خاں میں سیمینار و مشاعرہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر سید عابد نذر کو 'مسرور ادبی ایوارڈ 2025' سے نوازا گیا۔ تقریب کی صدارت صحافی امیر مہدی نے کی۔ اس موقع پر مہمان خصوصی ڈاکٹر عباس رضا نیر نے ساکنان امروہہ کی علمی برتری، سرفرازی و سربلندی کی تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا کہ امروہہ کی دھول مٹی سے بنے ہوئے ہیں عابد نذر۔ ملک کی تعمیر و ترقی، نسلوں کی آبیاری ہی ان کا مقصد ہے۔ عابد نظر اس صدی کے شاعر ہیں۔ مہمان ذی وقار سید محمد آل رضا زیدی نے کہا کہ عابد نظر کا لہجہ دوسروں سے مختلف اور جدا ہے۔ رومی نواب، ڈاکٹر گوہر امام اور ڈاکٹر ثروت تقی نے بھی اپنی نیک خواہشات پیش کیں۔

مہمان خصوصی کے طور پر ڈاکٹر عباس رضا نیر پروفیسر شعبہ اردو لکھنؤ یونیورسٹی نے شرکت کی اور مہمان ذی وقار کی حیثیت سے سید محمد آل رضا زیدی، آئی ٹی ایس، سبکدوش جی ایم شریک تقریب رہے۔ نظامت شاعر و ادیب رضوان احمد فاروقی نے کی۔ اور کہا۔ سچے فن کاروں پہ کام کی ضرورت کل سے کہیں زیادہ آج ہے۔ سیمینار کا آغاز علیمہ منصور اور حسنین منصور نے حمد و نعت کے متبرک اشعار سے کیا۔ اور رضا صفی پوری نے منقبتی کلام پیش کیا۔

ڈاکٹر عباس رضا نیر نے ساکنان امروہہ کی علمی برتری، سرفرازی و سربلندی کی تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا۔ امروہہ کی دھول مٹی سے بنے ہوئے ہیں عابد نذر} نظر{ ملک کی تعمیر و ترقی، نسلوں کی آبیاری ہی ان کا مقصد ہے۔ عابد نظر اس صدی کے شاعر ہیں۔ سید محمد آل رضا زیدی کے مطابق عابد نظر کا لہجہ دوسروں سے مختلف اور جدا ہے۔ ان کی انفرادیت نے مجھے بھی متاثر کیا ہے۔ جدید لب و لہجے کے مخصوص شاعر قمر ادیب کا انداز دلنشیں متاثر کن رہا۔ انھوں نے کہا۔ سید عابد نظر کی شاعری غزل کی لازوال لطافتوں کے حصار میں ہے۔ رومی نواب، ڈاکٹر گوہر امام اور ڈاکٹر ثروت تقی نے اپنی نیک خواہشات پیش کیں۔ نیز عمائدین شہر نے صاحب اعزاز عابد نظر کی گل پوشی کی۔ عابد نظر صاحب سے اصرار کر کے اشعار غزل سنے گئے۔ انھوں نے مسرور ایجوکیشنل سوسائٹی کے حساس و باشعور ذمے داران کا شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر ثروت تقی نے شرکا کا استقبال کیا۔ مشاعرے کے منتخب اشعار نذر قارئین ہیں:

مقتول کا سر دیکھ کے رونا نہیں آیا
تلوار کے قبضے میں مرا ہاتھ گیا ہے
امیر مہدی

وہ جس سے راضی نہ ہو مشیت
وہ زندگی، زندگی نہیں ہے
عابد نذر، نظر

محبتوں کی کہانی کا حال مت پوچھو
سفر ہے ایک مگر موڑ انیک آئے ہیں
ڈاکٹر عباس رضا نیر

پہلے چراغ عشق نے دی دل کو روشنی
جب لو بڑھی تو دل بھی اسی لو میں جل گیا
رضوان فاروقی

راہ حق میں اہل حق کی سربلندی کے لئے
نوک نیزہ اور فراز دار دونوں ایک ہیں
مجیب صدیقی

تبھی تو آئیں گے الفاظ بھی اجالے میں
نقاب رخ سے ہٹاؤ غزل کہی جائے
عرفان زنگی پوری

مرے اصول نہیں بخشتے رہائی مجھے
ہمیشہ اپنے بنائے قفس میں رہتا ہوں
ڈاکٹر عتیق فاروقی

رب ہمارا نگہبان ہے
رہبر اپنے ہیں شاہ امم
محسن عظیم انصاری

خدا کی قسم اس کو میں چاہتا ہوں
ازل سے خدا جس کو خود چاہتا ہے
وفا بنارسی

تمہیں کیا ملے گا یہ بتلادو مجھ کو
مرے خون ناحق میں دامن ڈبو کے
ڈاکٹر گوہر امام

مدرسوں کو غلط نہ سمجھو تم
وہ تو احساس کو جگاتے ہیں
ڈاکٹر منصور حسن خاں

مجھے تم سے وفا کرنے سے روکے
کسی کے باپ میں یہ دم نہیں ہے
سرور دبیری

مذکورہ شعرا کے علاوہ رضا لکھنوی، نصیر احمد نصیر، معید رہبر، سید ضیا تقوی، ماجد نثار اشتی، یاور نقوی، رضا صفی پوری، پپلو لکھنوی، درد فیض، ارشاد جناب خلیلی، کیف غازی پوری، یاور حسین مسرت، وغیرہ نے اپنے کلام سے نوازہ۔ کلمات تشکر ڈاکٹر منصور حسن خاں نے ادا کئے اور سرپرست سوسائٹی ڈاکٹر ثروت تقی نے اعلان کیا کہ آئندہ بھی اس طرح کے بامقصد پروگراموں کا سلسلہ جاری رہے گا۔